126930

Rare

930

ذالکم توعظون به

چند پند

مع فرہنگ

جسکو

جناب مولوی حافظ محمد نذیر احمد خاں صاحب شمس العلماء سابق
ڈپٹی کلکٹر بہادر محکمۂ بندوبست ضلع گورکھپور نے اپنے لڑکے کو
حروف شناسی کے بعد پڑھانے کے لئے تصنیف کیا

اور بنظر فوائد عام

جناب فضل العلماء ایم کیمپیس صاحب بہادر ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
ممالک مغربی و شمالی نے واسطے استعمال مدارس سرکاری کے منظور فرمایا
اور مصنف کی نظر ثانی اور ترمیم اور اصلاح تجدید رجسٹری کے بعد
دوبارہ باجازت مصنف صاحب موصوف

خاکسار محمد نذیر حسین تاجر کتب دہلی بازار دریبۂ کلاں نے۔ اپنے مطبع
صدیقی پریس دہلی میں طبع کیا

فہرست موجودہ دکان محمد نذیر حسین تاجر کتب دہلی بازار دریبہ

سیرۃ محمد النبی

المامون قیمت ...... عصہ
جسمیں نامور فرماں روایان اسلام یعنی خلیفہ مامون رشید خلیفہ ہارون رشید کا حال مولانا محمد شبلی صاحب نعمانی نے بہت خوبی سے لکھا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے

الفاروق قیمت ..... ۸ عصہ
یعنی سوانح عمری خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ عنہ مصنفہ مولانا مرزا حیرت دہلوی

کتب خانہ اسکندریہ ۲ر
جو کہ نہایت سچے واقعے اور تاریخی حالات کا آئینہ ہے مصنفہ منشی نادر حسین صاحب

حالات تانتیا بھیل قیمت ۸ر
ملک متوسط کے مشہور ڈاکو تانتیا بھیل کے حالات مع سوانح عمری مترجمہ منشی شرف الدین احمد خان صاحب -

تاریخ عجیب مشہور بتاریخ الحکما ۸ر
جسمیں آدم علیہ السلام سے لیکر جالینوس تک و حنین بن اسحاق سے لیکر حکیم خواجہ نصیرالدین طوسی حکما متاخرین کا حال منشی حبیب الدین احمد سوانح لکھا ہے

حیات طیبہ قیمت ... عہ
یعنی مولانا مولوی محمد شاہ اسمعیل صاحب شہید کی سوانح عمری مصنفہ مولانا مرزا حیرت دہلوی +

سوانح عمری نور جہاں بیگم ۴ر
اسمیں نور جہاں کی سچی سوانح عمری اور اُسکے متعلق جتنے واقعات ہیں جو غیر قوم کے مصنفوں کی اسکی نسبت ایں بڑی کوشش سے بہم پہنچا کر مولانا مرزا حیرت دہلوی نے لکھی ہیں قابل دید ہے

گلدستہ کشمیر عہ
یعنی ریاست جموں کشمیر تبت لداخ وغیرہ کے تاریخی حالات مصنفہ پنڈت ہرگوپال خستہ

سیر ... قیمت ... ۵ر
جسمیں منشی صاحب موصوف نے اپنے سفر کی تاریخ عمری کیسو رنقلعہ سے کشمیر تک اور سیاحت میں جو مقدس شہر ہیں ہر ایک کا حال لکھا ہے

سرگذشت بوعلی سینا قیمت ۴ر
شیخ الرئیس بوعلی سینا کے تاریخی حالات مع سوانح عمری مصنفہ شرف الدین احمد خان

سوانح عمری راجہ بیربل ار
مصنفہ منشی دیبی پرشاد صاحب

سوانح دہلی قیمت ... ۴ر
جسمیں دہلی کے تمام سانحات ماضی و حال کا ہیں مصنفہ شاہزادہ مرزا اختر گورگانی - قابل دید کتاب ہے -

سیر برہما قیمت .. ۸ر
تاریخی حالات اور مذہبی اعتقادات و رسم و رواج دینی و دنیوی و صرف و نحو و جغرافیہ وغیرہ مندرج ہے +

تاریخ ملکہ زنوبیہ ۳ و ۲ر
جسمیں ایک نہایت عقلمند عورت یعنی ملکہ زنوبیہ کے تاریخی حالات مرتبہ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی -

چین و چینی قیمت ... ۸ر
چینی لوگوں کے تاریخی حالات منشی محمد شفیع احمد خاں مراد آبادی نے لکھے ہیں

تاریخ چنگیز خاں قیمت ار
یعنی چنگیز خاں فاتح اعظم کی سوانح عمری نہایت دلچسپ قابل دید ہے -

سوانح عمری ملا دوپیازہ ۲ر

سوانح عمری رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم - ۶ر
مصنفہ سید اقبال علی خاں صاحب بہادر

پرنس بسمارک قیمت ار
یعنی سوانح عمری وزیر اعظم مالک جرمنی

سوانح عمری مولانا آزاد ۴ر
مصنفہ مولوی سید محمد عبدالغفور شہباز

تذکرہ حالات روس - ۸ر
یعنی ایک معزز اہل ایران کی ملک روس میں سیاحت اور وہاں کے پولیٹکل سوشیل امور کی مراسلت مفید اہل ہند مندرج ہے مصنفہ سید محمد سجاد حسین طاہر +

حیات سعدی قیمت عہ
یعنی سوانح عمری شیخ سعدی علیہ الرحمۃ مرتبہ مولوی الطاف حسین حالی بزبان اُردو

یادگار غالب قیمت عہ
مرزا اسد اللہ خاں صاحب غالب دہلوی کے حالات اور اُنکی اُردو فارسی نظم و نثر پر جداگانہ ریمارکس مرتبہ خواجہ الطاف حسین حالی

شرف المناقب قیمت ۳ر
یعنی سوانح عمری بوعلی شاہ قلندر پانی پتی

وضیۃ الاقطاب قیمت ۶ر
یعنی سوانح عمری خواجہ قطب الدین بختیار کاکی بزبان اُردو +

تذکرہ غوثیہ قیمت عہ
یعنی سوانح عمری و ملفوظات مولانا غوث علی شاہ صاحب بزبان اُردو +

معین الارواح قیمت ۳ر
یعنی سوانح عمری خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری اُردو قابل دید کتاب ہے +

سوانح شیطان ...
اسمیں شیطان کا حسب نسب - ریاضی کالج کی تعلیم - حضرت جبرئیل کا میر مجلسی میں انعام لینا - شیطان کا جنت سے نکالا جانا - سانپ بن کر حوا کو بہکانا - آدم کو جنت سے نکلوانا - ہابیل و قابیل میں کشت و خون کرانا وغیرہ حالات قابل دید درج ہیں +

سیرت محمدیہ قیمت ... ۶ر
یعنی سوانح عمری رسول خدا صلعم کو مولانا مرزا حیرت دہلوی نے ایک دیباچہ اور چار مقدموں اور ستر ہ بابوں میں تحریر کیا ہے اسلامی شان و شوکت و دیگر حالات ...

مجموعہ لکچر قیمت ... ۸ر
از جبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں بہادر جواد الدولہ عارف جنگ کے سی ایس آئی - ایل ایل ڈی ایف آر ایس +

لکچر قیمت ...... عصہ
براشاعت اسلام مصنفہ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خاں بہادر

اسلام قیمت ۸ر
مذہب اسلام کا جدید معجزہ - ملک مغرب کے رہنیوالے جن کا مذہب عیسوی ہے اُنہیں یہ شوق پیدا ہوا ہے کہ مذہب اسلام کی تحقیق کی جاوے مصنفہ مسٹر محمد الگزنڈر رسل وب کی انگریزی کتاب سید محمد مرتضی صاحب کورٹ انسپکٹر میرٹھ نے اُردو میں ترجمہ کیا +

لکچر اسلام قیمت ... ۱۰ر
از جبل سر سید احمد خاں صاحب بہادر

کتاب اسلام و مسلمان ۸ر
حضرت ابو العرب اسمعیل علیہ السلام و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک سیرتوں اور رسالت کا بیان اور مسلمانوں کے قومی و مذہبی حالات مؤرخانہ طور سے بیان کئے ہیں مصنفہ سید محمد حسین

فضیلت یا معلم الطلبا قیمت ار
جسمیں اپنی اولاد کو اچھے پیشوں کا سکھانا ماں باپ کا فرض ہے بیان ہے - مصنفہ منشی محمد سراج الدین صاحب +

ہندو مسلمانوں کے مذہبی خیالات کا نمونہ قیمت ۱۰ر
یعنی مخالفانہ تحریروں کے اوکے جواب مصنفہ منشی عبدالکریم صاحب مروج

ممالک اسلام قیمت ... ۳ر
پہلی صدی سے لیکر تیرھویں صدی تک کا حال کہ روم اور مصر میں مسلمانوں نے کیونکر ترقی پکڑی ہے ....

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

تم کو معلوم ہے اور مولوی ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے اپنی کسی کتاب میں بھی لکھا ہے کہ جب اُنکے بچے قابل تعلیم ہوئے اور اُنھوں نے مروجہ کتابوں کو نامفید پایا تو اُنھوں نے آپ کتابیں بنائیں۔ اُنکی تصنیف کے سلسلہ کی یہ پہلی کتاب ہے کیونکہ ان کے لڑکے نے حرف شناسی کے بعد یہی کتاب شروع کی تھی۔ سرکاری مکاتب اور مدارس کے کورس میں داخل نہیں۔ اور اس وجہ سے ضرور تھا کہ یہ کتاب اب تک کبھی کی معدوم ہوگئی ہوتی۔ مگر کچھ تو اس میں وصف ہے کہ لوگوں نے اسکا پیچھا نہیں چھوڑا۔ کسی کو معلوم نہیں کہ ابتدائے تصنیف سے اب تک یہ کتاب کتنی اور کتنی بار چھپ چکی۔ مگر اس میں شک نہیں کہ کتاب فروشوں سے برابر فرمائش کیجاتی ہے۔ اس دفعہ جو اس کتاب کو چھپوایا گیا تو اس میں ضروری تعلیم کے علاوہ مشکل الفاظ کے معانی فٹ نوٹ کے طور پر بڑھا دیے گئے۔ تا مبتدی کو فہم مدعا میں سہولت ہو۔ فرہنگ کا طریقہ ہم نے پسند نہیں کیا۔ کیونکہ اُسکی طرف رجوع کرنا زحمت سے خالی نہیں۔ بڑی چیز جو اس دفعہ کے چھاپے میں ہے یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور جناب رسالتمآب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان دو بڑے پیغمبروں کے حالات اس میں مزید ہیں۔ ان دونوں کے حالات اصل کتاب میں بھی تھے۔ اور وہ نسخہ اس وقت تک مولوی نذیر احمد صاحب کے ہاں موجود ہے۔ مگر شاید صاحب ڈائرکٹر نے یہ دو مضمون کسی مصلحت سے خارج کر دیے تھے۔ اب اُس مصلحت کے لحاظ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی [illegible] کتاب کو پورا کر دیا گیا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جس خدا نے ہمکو پیدا کیا - دیکھنے کو آنکھ - سننے کو کان - سونگھنے کو ناک - بولنے کو زبان - اور بُرا بھلا پہچاننے کو عقل دی - کس کا منہہ ہے کہ اُس کی تعریف کر سکے - اور جس نبی[1] نے ہمکو نجات[2] کی راہ - دُنیا کی بہتری - عاقبت[3] کی درستی - خدا کی پہچان سکھائی - کس کی زبان ہے کہ اُن کی شکرگذاری[4] کا دم[5] بھر سکے ٭

اس کتاب میں بچوں کے واسطے چند مفید[6] مضمون جمع کر کے اسکا نام چند پند رکھا گیا ہے ٭

صفائی یعنی ستھراپن

بہت ضرور ہے کہ تم اپنے تئیں پاکیزہ اور صاف رکھو - میلا کچیلا رہنا نہایت بُری بات ہے - ناصاف رہنے سے بیماری پیدا ہوتی ہے - لوگ گھن کیا کرتے ہیں - کوئی پاس آنے یا بیٹھنے کا روادار نہیں ہوتا - تمام دُنیا کا قاعدہ ہے کہ اپنے تئیں ہر ایک شخص اپنے مذہب یا قوم کے دستور کے مطابق پاکیزہ رکھتا ہے - ہندو گنگا جمنا[7] یا کسی دریا یا تالاب یا ندی یا کوئے کے پانی سے ہر روز نہاتے ہیں - اہل اسلام ہر روز نہیں نہاتے - لیکن پانچوں وقت وضو کرتے ہیں - اور جمعہ کے جمعہ غسل[8] - تم یہ بات سُنکر تعجب[9] کرو گے کہ بعض لڑکے مُنہ دہونے سے ڈرتے ہیں - اُنکا مُنہ ناصاف اور اُنکا چہرہ بدرونق رہتا ہے - مَیل کی تہیں اُنکے جسم پر جمی ہوتی ہیں - کیسے گندے لڑکے یہ ہوتے ہیں - نہ اُنکو کوئی گود میں لیتا ہے نہ اپنے پاس آنے دیتا نہ پیار کرتا - جاڑوں میں ٹھنڈے پانی کے استعمال[10] سے اگر تکلیف ہو تو تازہ یا گرم پانی لو لیکن بلا ناغہ منہہ کو دھو کر خوب صاف کرو اور اپنے جسم پر کسی طرح کی گندگی مت رہنے دو

[1] یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم [2] چھٹکارا [3] دوسری دنیا جو مرنیکے بعد شروع ہوتی ہے [4] شکریہ ادا کرنا [5] جینے ہوئی کر [illegible] [6] فائدہ [illegible]
[7] ہر دو ندیاں ہندوستان میں بڑے مشہور دریا ہیں ہمالیہ پہاڑ سے نکلے ہیں الہ آباد میں آ ملتے ہیں [8] نہانا [9] اچنبھا - حیرت [10] کام میں لانا ٭

[illegible]

بدہضمی اور بعض وقت ہیضہ ہوتا ہے۔ بہت سونے سے ذہن کند[٥١] اور طبیعت غبی ہو جاتی ہے عقلمندوں نے سونے کا وقت اس اندازہ پر مقرر کیا ہے کہ دن رات میں آٹھ گھنٹے سے زیادہ نہ ہو۔ اور یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ دن رات ملکر چوبیس گھنٹہ کا ہوتا ہے اگر سونا چھ گھنٹہ سے کم ہے تو مرض ہے۔ بس چھ گھڑی رات گئے سونا چاہیئے اور علی الصباح[٥٢] جاگنا ضرور ہے۔ سونا کروٹ کے بل چاہیئے۔ چت اور پٹ ہوکر سونا نامناسب ہے۔ ہرچند سوتے میں آدمی کو خبر نہیں ہوتی لیکن مقدور بھر کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ عادت بد ترک[٥٣] ہو۔ سونے میں تکیہ اونچا رکھنے یا کم کھانے سے عجب نہیں کہ یہ عیب خود بخود جاتا رہے۔ سوتے میں سر شمال کی طرف رکھنا چاہیئے +

واضح ہو کہ چار طرف ہیں۔ اوّل مشرق یعنی پورب جدھر سے آفتاب[٥٤] نکلتا ہے۔ اور مغرب یعنے پچھم یا پچھاں جس طرف آفتاب ڈوبتا ہے۔ پورب کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو تو داھنے ہاتھ کی طرف جنوب یعنے دکھن اور بائیں کی طرف شمال یعنی اُتر کہلاتا ہے +

دس برس کی عمر کے بعد لڑکوں کو الگ چارپائی پر سونا چاہیئے۔ کسی مرد یا عورت کے ساتھ سونا گو وہ مرد اپنا باپ اور گو وہ عورت اپنی ماہو نہیں چاہیئے۔ گرمی میں سوتے وقت کپڑا اُتار ڈالنا مضائقہ[٥٥] نہیں لیکن پاجامہ کسی حالت میں نہیں اُتارنا چاہیئے۔ پاجامے کے عوض لُنگی کا باندھنا بھی مناسب نہیں کیونکہ سوتے میں اکثر بے خبری کی حالت میں لُنگی کھلجانے سے بے پردگی ہوتی ہے۔ سوتے میں اوٹھ کر پانی پینا بہت ضرر[٥٦] کرتا ہے۔ اسواسطے جب سونے کا قصد[٥٧] کرو تو پانی تھوڑی سی پیاس بھی ہو تو پی کر سویا کرو۔ بہت ضرور ہے کہ سونے سے پہلے حوائج[٥٨] ضروری سے قصد کر کے فراغت کر لو۔ مبادا سوتے کی حالت میں تم ضبطِ حاجت پر قادر[٥٩] نہ رہ سکو۔ جب تک زور کی نیند نہ معلوم ہو سونے کا قصد مت کرو گرمی میں دری یا سوزنی اور جاڑے میں روئی دار توشک بچھانی چاہیئے لیکن آرام کی عادت ایسی مت ڈالو کہ بے تکیئے اور بچھونے کے نیند نہ آوے۔ بلکہ کبھی کھرّی چارپائی

٥١ کثیف ٥٢ صبح۔ سویرے ٥٣ چھوٹ جائے ٥٤ سرج ٥٥ ہرج ٥٦ نقصان ٥٧ ارادہ ٥٨ پیشاب۔ پاخانہ وغیرہ +
٥٩ بند روک نہ سکو +

پرہیز تکیہ اور کبھی بے فرش بھی سو رہنا چاہئے۔ اگر سوتے میں کسی حاجت بشری کا تقاضا معلوم ہو تو سستی نہیں کرنی چاہئے۔ فوراً اُٹھ کر ضرورت سے فارغ ہو لینا چاہئے ✤
ہندوستان میں دن کو سونا معمول ہے خصوصاً موسم گرما میں لیکن دن کا سونا منع ہے سوائے اُس شخص کے جو رات کو جاگا ہو ✤
دن کے سونے سے مزاج سست اور ذہن کند ہوتا ہے۔ اور طب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ دن کو سونے سے رنگ کالا ہوتا ہے۔ سوکر اُٹھو تو منہ دھو ڈالو۔ تاکہ آنکھوں کی کثافت اور طبیعت کی سستی دفع ہو۔ اگر گرمی کا دن بہت بڑا ہو اور پڑھنے لکھنے کا کچھ ہرج نہ ہو۔ ٹھیک دوپہر کو کبھی کبھی گھڑی دو گھڑی سو رہنا نامناسب نہیں کیونکہ اگر تم سوتے نہ رہو گے۔ تو شاید باہر گرم ہوا میں پھر کر اپنے تئیں بیمار ڈالو ✤

کھانا

زندگی کا انحصار کھانے پر ہے اور تم دیکھتے ہو کہ تمام دنیا اسی فکر میں لگی رہتی ہے۔ بے شک بدون کھانے کے کوئی جاندار بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ فاقے سے کمزوری اور انجام کو ہلاکت ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات تجویز طلب ہے کہ کیا کھانا چاہئے اور کیونکر کھانا چاہئے۔ ہر قسم کا کھانا جو گھر میں میسر آیا۔ خوش دلی کے ساتھ کھاؤ۔ اگر کوئی چیز گھر میں نہیں ہے تو اُس کے واسطے ضد مت کرو۔ مانگ کر کھانا بے غیرتی کی بات ہے۔ جب تک خوب زور کی بھوک نہ لگے مت کھاؤ۔ اور ہمیشہ تھوڑی بھوک باقی رکھ کر دسترخوان سے اُٹھ جانا چاہئے۔ بہت کھانے سے بدہضمی اور ہیضہ اور پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ دست آنے لگتے ہیں۔ بچوں کو دن رات میں چار مرتبہ کھانا چاہئے۔ صبح اُٹھ کر ناشتہ جو کچھ رات کا رکھا ہوا ہو یا عین وقت پر میسر آسکے۔ پھر دوپہر سے پہلے سب لوگوں کے ساتھ معمولی دن کا کھانا۔ پھر تیسرے پہر کا ناشتہ پھر بعد مغرب

---

۵۱ انسانی ضروریات جیسے مثانہ پائخانہ وغیرہ ۵۲ خاص کر ۵۳ میل کچیل ۵۴ یعنے زندگی کھانے پر موقوف ہے ۵۵ موت ۵۶ خوشی ۵۷ بے غیرتی ۵۸ …

[illegible]

جائیں گے کہ یہ لڑکا کمانے کے لالچ سے یہاں کھڑا ہے ۔

لباس یعنی کپڑے

شروع میں کپڑا اس غرض سے ایجاد ہوا تھا کہ سردی اور دھوپ کی تکلیف بدن کو ایذا [1] نہ دے اور جتنے بدن کا چھپانا ضرور ہے وہ لوگوں کی نظر سے پوشیدہ [2] رہے ۔

مردوں کو ناف کے نیچے گھٹنوں تک ہمیشہ پوشیدہ رکھنا چاہئے۔ اتنے بدن میں سے کسی جگہ کا کھولنا بے حیائی [3] کی بات ہے۔ اور جن لوگوں کو خدا نے بہت حیا عنایت فرمائی ہے وہ اور بدن بھی نہیں کھولتے۔ اس گرم ملک میں ہر وقت تمام بدن کا پوشیدہ رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ اسواسطے لوگ گھروں میں سر کھلے ننگے بدن بھی رہتے ہیں۔ لیکن گھر کے باہر غریب سے غریب بھی تمام بدن کو ڈھک کر نکلتا ہے ۔

ہر چند کپڑا پردہ پوشی [4] اور سردی گرمی کے بچاؤ کے واسطے ایجاد ہوا تھا لیکن اب لوگوں نے اس زینت اور بناؤ سنگھار اور نمود کی چیز بنا لیا ہے۔ شال۔ دوشالے۔ بانات۔ کمخواب۔ اطلس تن زیب۔ جامدانی۔ کامدانی سے لے کر کتل۔ دولڑا۔ دوسوتی۔ گاڑھا۔ گزی۔ دھوتر تک صدہا قسم کے کپڑے دنیا میں ہیں اور جسکو جو میسر آتا ہے پہنتا ہے۔ لیکن ہر آدمی چاہتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے اچھے سے اچھا کپڑا پہنے۔ خصوصاً لڑکوں کو اسکا بہت خیال ہوتا ہے ۔

بیشک اگر خدا نے مقدور دیا ہے تو اچھا کپڑا پہننا چاہئے۔ لیکن نہ اتنا بیش قیمت [5] کہ آدمی کو اُسکے سبب سے کھانے پینے اور دوسری ضرورت کی چیزوں میں کمی کرنی پڑے یا ہمیشہ اُسی طرح کا کپڑا نہ پہن سکے۔ بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ آج لباس فاخرہ [6] پہنے پھرتے ہیں اور کل اتفاق سے مقدور نہ رہا تو گاڑھا بھی میسر نہیں۔ پس شروع سے سلامت روی [7] کی

---

[1] تکلیف۔ دکھ [2] چھپا ہوا [3] بے شرمی [4] عیب کا ڈھانک لینا [5] قیمتی۔ بڑھیا۔ زیادہ قیمت کا [6] جس لباس کو پہنکر فخر کیا جائے مراد ہے عمدہ لباس [7] سادگی ۔

وضع اختیار کی جائے۔ جس کو انسان زندگی میں نباہ دے سکے۔ کپڑوں کی خراش تراش پر نظر کی جائے تو صدہا وضع کے کپڑے ہیں۔ کُرتہ۔ عبا۔ قبا۔ صدری۔ نیم آستین۔ سیرزائی۔ انگرکھہ شرعی پائجامہ تنگ موری کا پائجامہ گھٹنا وغیرہ۔ ایک ٹوپی ہے تو وہ بھی کئی وضع کی ہے۔ دوپلی۔ چارگوشہ سنلی۔ چین دار۔ بُرجی۔ اِن تمام وضعوں میں بھلے مانسوں کی وضع اختیار کرنے کے لائق ہے نیچی چولی کا انگرکھہ جس کا پردہ نہ بالکل سیدھا نہ گول۔ اونچی چولی جس کے بند کوکھی پر باندھے جائیں اور گول پردہ اکثر بازاری لوگوں کی وضع ہے۔ پائجامہ شرعی ہو یعنی کھلے پائینچوں کا یا تنگ موہری کا اوپر ایسا گھیردار ہو کہ انگرکھہ اگر نہ بھی ہو تو پردے میں خرابی نہ ہو۔ انگرکھے کے نیچے چھوٹا کرتہ ضرور پہننا چاہئے۔ اوّل تو اُس سے انگرکھہ بدن کے میل اور عرق سے محفوظ رہتا ہے دوسرے بدن کی نگاہداشت خوب ہوتی ہے۔ اِزاربند ناف سے اوپر باندھنا چاہئے۔ نہ ایسا چُست کہ کمر کٹ جائے نہ ایسا ڈھیلا کہ پائجامہ پِھسل پڑے۔ کپڑوں میں چمکدار کپڑے جن میں چاندی سونے کا کام ہو مردوں کو استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ ایسا بناؤ سنگھار عورتوں کو زیبا ہے۔ مردوں کو علم کا سنگھار کافی ہے جس کی آب و تاب سے چاندی سونا تو کیا جواہرات اور ستاروں کی چمک بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کامدار ٹوپی یا کامدار جوتی پہننے کا مضایقہ نہیں لیکن جہاں تک ممکن ہو کم کام کی چیز اختیار کرو۔ بلکہ سادہ بہت بہتر بہ نسبت کامدار کے ✦

گرمی کے کپڑے نین سکھ یا تن زیب کے انگرکھے اور گرک اور لٹھے کے پائجامے کافی ہیں۔ جاڑے میں اُونی یا دریس کے چھینٹ سے بانات بہتر ہے ✦

کپڑا قیمتی اور مضبوط پائدار اور پختہ رنگ کا اختیار کرنا چاہئے۔ قیمتی ہونے کی وجہ سے تم کو خود اُسکی حفاظت کا خیال رہیگا۔ اور چونکہ مضبوط قسم کا ہے دیر تک چلیگا۔ اور رنگین ہونے سے کم دھلانا پڑیگا۔ اور بے دُھلائے بھی پُر رونق رہے گا ✦

کپڑے کو گرد و غبار اور ہر طرح کے میل سے بچانا چاہئے۔ چار جوڑے کپڑے بموجب رواج

۱؎ کاٹ چھانٹ ۲؎ خلعت ۳؎ تنگ ✦

بڑی شرارت ہے اور جو لڑکے بہت پڑے پھاڑتے ہیں ہم انکو پیار کرنا نہیں چاہتے۔ کیا تم نہیں
جانتے کہ کپڑا بڑے داموں کی چیز ہے۔ تم نقد روپے کی کیسی قدر کرتے ہو۔ پھر کیا وجہ کہ جو چیز روپے
کے عوض حاصل ہوتی ہے اُسکی احتیاط نہ کرو۔ کپڑا اگر پھٹ جائے فوراً اُسکو درست کرالو۔ ورنہ
زیادہ پھٹتا جائیگا۔ اور اگر پیوند لگانے سے درست ہو سکے تو اُسکے پہننے سے انکار مت کرو
یہ بات خدا کو پسند نہیں ہے۔ کہ کوئی آدمی غرور کرے اور اپنے تئیں بڑا گردانے +

باورچی خانہ میں لڑکے اکثر کپڑے جلا لیا کرتے ہیں اور ہمیشہ آگ کے پاس لڑکوں کو بیٹھنا
خوفناک ہے۔ کئی مرتبہ لڑکے جل کر مر گئے ہیں۔ تم کو چولہے کے پاس جانے کی کچھ ضرورت نہیں
نہ تم کھانا پکاتے نہ پکانے کی صلاح دیتے۔ اگر کھانا منظور ہے علیحدہ ادب اور سلیقے سے لیکر
کھاؤ۔ اور اگر تاپنے کا حیلہ ہے تو اُس سے یہ بہتر ہے کہ رضائی یا لحاف یا دھوپ میں بیٹھو۔
خبردار ہرگز چولہے کے پاس مت جاؤ ورنہ تم جانو جل جاؤگے +

جو لوگ اکثر میلے اور ناصاف کپڑے پہنے رہتے ہیں اُنکو یہ تصور ہوتا ہے کہ کپڑا بار بار دُھلانے
اور صاف کرانے سے جلد پھٹتا ہے۔ پس دھوبی کی اُجرت اور مزدوری کے علاوہ خود کپڑے
کا بھی نقصان ہے۔ لیکن ایسا خیال کرنا غلط ہے میل کپڑے کے حق میں تیزاب کا حکم رکھتا
ہے اُسکو گلاتا اور کم زور کر دیتا ہے۔ اور صرف بہت میلے کپڑے ہی دھوبی کے یہاں پھٹتے
ہیں اسواسطے کہ اُن کا مدتوں کا جما ہوا میل نہیں چھوٹتا جب تک کپڑے کو خوب مَلا دلا نہیں
جاتا۔ جو کپڑا اکثر صاف رہیگا وہ زیادہ دیر تک چلیگا۔ بہ نسبت اُس کپڑے کے جو ہمیشہ پسینے
میں بھیگا اور میل اُس میں بھرا رہتا ہے +

رنگین کپڑے مردوں کو پہننے بعض تو منع ہیں جیسے سُرخ گلابی وغیرہ اور بعض ناز یبا۔ البتہ سبز
اور سیاہ اور کاسنی یا سرمئی اور بادامی اور نقرئی رنگ کا مضائقہ نہیں۔ لیکن سفید رنگ سے
زیادہ خوشنما اور سدا بہار کوئی رنگ نہیں۔ بہتر ہے کہ گرمی میں ہمیشہ سفید کپڑے رکھو۔

ا شوخی ۲ نامناسب ۳ وہ رنگ جسکو بھلے آدمی پہنتے ہیں +

جاڑے میں بانات ۔ صوفیانہ رنگ ، [۵۱] گوٹہ پٹھا پیک ۔ طوئی ۔ ٹھپا گوکھرو ۔ سلمہ ۔ ستارہ مردوں کو سب معیوب ہے ۔ صرف قیطون یا کمخاب کی ہلکی بیل کا مضائقہ نہیں ۔ خلاصہ یہ کہ لباس میں سیدھی سادی وضع اختیار کرو جیسے کہ پرانے لوگ استعمال کرتے ہیں آج کل کے جوان نوعمر لڑکوں نے جو بانکپن کی اٹھ انکالی ہے ۔ شریف زادوں کو اُس کا اختیار کرنا اچھا نہیں ہے ٭

قاعدہ ہے کہ ظاہری وضع آدمی کے دلی خیالات پر دلالت کیا کرتی ہے ۔ پس اگر تم اپنی وضع ظاہر درست نہ رکھو گے تو اُسکے صاف یہ معنی ہیں کہ تم خود اپنا عیب ظاہر اور پردہ فاش کرتے ہو ۔ پس تم نے لباس بدوضعی کیا اختیار کیا گویا اپنی غلط فہمی سے عیب گو کو اپنا دوست سمجھا ٭

گفتگو یعنی بات چیت

اگر غور کرو تو بولنا اور بات کرنا اِتنا ضرور نہیں جتنا کہ ہم لوگ رات دن بلا ضرورت اور بے حاجت بکا کرتے ہیں پس بے ضرورت بات کرنا شیوہ عقلمندوں کا کوئی پوچھے تو جواب دو ۔ تم کو خود حاجت ہو تو بولو اور رکھو ۔ اِس سے زیادہ بولنا بے فائدہ بکنا ہے گفتگو میں چغلی او غیبت یعنی کسی کو پیٹھ پیچھے بُرا کہنا یا بدی کے ساتھ اُس کا تذکرہ کرنا اور جھوٹ بولنا یا فحش یعنی لُچّی بات یا گالی بکنا پرلے درجے کے عیب ہیں بہت احتیاط کرو کہ تمہاری گفتگو اِن عیبوں سے پاک ہو ۔ ورنہ ایسے آدمی کو بدزبان اور بیہودہ کہتے ہیں بعض لوگوں کو تکیہ کلام کی عادت پڑ جاتی ہے ۔ لوگ منہ پر تو لحاظ کے سبب کچھ نہیں نہیں کہتے پیٹھ پیچھے ہنسی اُڑایا کرتے ہیں ۔ اِن دنوں لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام کر لیا ہے

---

۵۱ ٹپہ پیک وغیرہ سے یہ مراد ہے کہ زرین کا کام کسی قسم کا ۵۲ چمکدار ۵۳ عیب دار ۵۴ انداز ۵۵ ظاہر ۵۶ طریقہ ۔ دستور ۔ طور ٭

۵۶ وہ بات جسکو انسان گفتگو میں بے قصد بار بار کہے ٭

لیکن غضب یہ ہے کہ اِسکو عیب بھی نہیں سمجھتے۔ جس کو دیکھو بے واللہ کے ایک لفظ نہیں بولتا۔ اِن کم بختوں کو بات بات میں خدا کا نام لینے سے بھی باک نہیں۔ قسم کو تکیہ کلام کرنا تو درکنار مطلق قسم بھی بے ضرورت کھانا عیب ہے۔ قسم بے اعتباری کا تمغہ ہے۔ اِس واسطے کہ اگر قسم کھانے والا اپنی بات کو لائق پذیرائی جانتا تو قسم کیوں کھاتا۔ اور اِس دشمنِ عقل کو اتنا خیال نہیں کہ جس کی بات کا اعتبار نہیں اُسکی قسم کا کب اعتبار ہوگا۔ جو بات کرو نرمی اور عاجزی اور آہستگی کے ساتھ کرو۔ سخت بات کہنا یا چلّا کر بولنا ہرگز نہیں چاہئے۔ اگر تم کو کسی پر غصہ بھی آئے تو بدزبانی مت کرو۔ اَرے یا اَبے یا تو کرکے بولنا بھی گالی کے برابر سمجھو۔ جو لوگ تم سے کم درجہ ہیں یہاں تک کہ اپنے نوکر اور خدمت گاروں سے بھی بھائی میاں اور جی کہہ کر بات کرنی چاہئے تاکہ سب لوگ تم کو جی سے پیار کریں۔ جب کوئی تم کو پکارے تو اگر اپنا بزرگ یا بڑا ہے تو بہت اَدب کے ساتھ جواب دو کہ حضرت حاضر ہوا یا ارشاد فرمائیے یا کیا حکم ہے۔ اور اگر اپنے سے کم درجہ ہے تو یوں جواب دینا چاہئے۔ کیوں بھائی کیا کہتے ہو کیا کام ہے۔ لیکن پکارنے کا جواب ہاں نہیں ہے جیسا کہ اکثر لڑکے بولتے ہیں۔ یہ بولی جانوروں میں سے گائے بیل کی بولی سے بہت ملتی ہے۔ پس نامناسب ہے کہ آدمی ہوکر جانوروں کی بولی بولو۔ جب تم مردانے میں مَردوں کو باتیں کرتے سنو تو اُنکی گفتگو پر غور کرو۔ کیونکہ بھلے مانس آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔ سلام اور سلام کا جواب۔ مزاج پوچھنا اور مزاج پُرسی کا جواب۔ عیادت اور تسلّی کا جواب اور تعزیت اور مبارکباد اور کسی کے کلام پر جرح اور اعتراض۔ اُسکی تردید یا اُس کی تائید اور خوشخبری کا دینا یا خبر بد پہنچانا اور مدح و ذم اور مباحثہ مناظرہ اظہار علالت لوازم شکریہ

۱ خدا کی قسم ۲ ڈر و خوف ۳ ایک طرف ۴ بالکل ۵ بیمار پُرسی ۶ ماتم پُرسی ۷ زخم۔ گھاؤ۔ مجازاً بمعنے اعتراض۔ ۸ کسی کی بات میں عیب نکالنا۔

۹ کسی کی بات کو رد کرنا ۱۰ رد کرنا ۱۱ اچھی خبر سُنانا۔ ۱۲ تعریف ۱۳ برائی۔

۱۴ کسی سے بحث کرنا ۱۵ شکریہ ادا کرنا مجبوری کی شکل کا بطور انعام یا یادگار کسی کی نذر کر دیا جاتا ہے اور یہاں مراد ہے علامت یا نشانی۔

درخواست[51] والتماس[52] عذر[53] ومعذرت[54] استعفا اظہار اشتیاق[55] شکوہ وشکایت[56] تاسف[57] بشاشت[58] اور
ہر طرح کی بات چیت کس طرح پر ہوتی ہے انکے لفظ ہمیشہ یاد رکھنے کے لائق ہیں۔ اور جب تم کو
بھلے مانسوں سے گفتگو کا اتفاق ہو تو وہی لفظ بولو جو تم نے بھلے مانسوں کو بولتے سُنے۔ ہرچند
درستی گفتگو کی بے علم نہیں ہو سکتی لیکن علم والوں اور پڑھے لکھوں کی گفتگو پر دھیان لگانے اور
غور کرنے سے بیشک بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے بے علم لوگ مزاج کو مجاز اور منضج[59] کو کوئی منجش کوئی
منجز اور نسخے کو نخسا کہتے ہیں اور اسی طرح سینکڑوں لفظ ہیں جنکو بے پڑھا آدمی صحیح نہیں بول
سکتا۔ پس تم کوشش کرو کہ جلد جلد پڑھ لو تو تمہارا روزمرہ درست ہو جائے یہ بولی جو ہم تم بولتے
ہیں اُردو کہلاتی ہے۔ اور یہ بولی بہت پُرانی نہیں ہے۔ پُرانی بولی عربی ہے اور عرب کے مُلک
میں جہاں لوگ حج کو جاتے ہیں اب تک عربی بولی جاتی ہے اور عربی زبان میں علم کی ہزاروں
کتابیں ہیں۔ فارسی بھی بہت پُرانی بولی ہے اور اس زبان میں بھی علم کی تو کم قصے کہانی کی
بہت کتابیں ہیں۔ فارسی بولی ایران میں بولی جاتی ہے۔ یہ مُلک جس میں ہم رہتے ہیں ہندوستان
ہے۔ یہاں کی اصل بولی سنسکرت تھی پھر بھاکھا بولنے لگے۔ اکبر بادشاہ کے وقت میں بہت
بڑا لشکر دہلی میں رہتا تھا اُن میں عرب ہندوستان ترکستان فارس ہر مُلک کے آدمی نوکر
تھے اور اپنے اپنے دیس کی بولی بولتے تھے۔ مُدت تک سب ساتھ رہے اور سب کی بولیاں
گڈمڈ ہو کر یہ نئی بولی پیدا ہوئی جو اُردو ہے اور ہم تم بولتے ہیں۔ پس اُردو بولی اس مُلک سے
نکلی۔ اس طول داستان سے مطلب یہ ہے کہ تم اس مُلک میں پیدا ہوئے اور اس مُلک میں پرورش
پاتے رہے ہو بڑے افسوس کی بات ہے کہ تمہاری زبان سے خود تمہارے مُلک کی بولی کا کوئی نادرست
لفظ نکلے پس غور کر کے اپنا روزمرہ صحیح اور درست کر لو کہ تم سچے اہل زبان بن جاؤ ●

جب تک لڑکوں کی شادی نہ ہو جائے اُنکو غزل[60] شعر[61] اور گیت پڑھنا اور گانا نہیں چاہیئے

[51] خواہش چاہنا [52] عرض [53] عذر۔ حیلہ۔ بہانہ [54] معافی مانگنا۔ مجازاً نوکری چھوڑ دینا۔ درخواست کو بھی کہتے ہیں [55] شوق [56] گلہ ●
[57] افسوس [58] خوشی [59] جو دوا مسہل کو ملائم کرنیکے واسطے جلاب سے پیشتر دیجاتی ہے [60] وہ نظم جس میں عشق کی باتیں ہوں [61] نظم

بلکہ جہاں گانا ہو وہاں کھڑا ہونا یا بیٹھنا بھی اچھا نہیں - بھلے مانس اسکو ناپسند کرتے ہیں -

ہرچند بولی ایک ہے لیکن مردوں اور عورتوں کے لب و لہجے میں بڑا فرق ہے - چونکہ تم مرد ہو عورتوں کا لب و لہجہ مت اختیار کرو اور جو شخص مرد ہو کر عورتوں کی طرح بولتا ہے وہ ہیجڑا کہلاتا ہے - بلکہ عورتوں کی حرکات اور انداز بھی مردوں کو اختیار کرنے نہیں چاہئیں - تم جس طرح مردوں کا چال چلن دیکھو - اُس کی بے کم و کاست پیروی کرو - بات صاف اور آہستہ سمجھا کر کہنی چاہئے - جلد ہرگز مت بولو ؛

اَدَب

تم کو سمجھنا چاہئے کہ گو آدمی سب ایک طرح کے ہیں - دو کان - دو ہاتھ - دو آنکھیں - دو پانو ایک ناک - ایک سر - سب کے برابر ہیں - لیکن پھر بھی آدمیوں میں بہت بڑا فرق ہے - کوئی باپ ہے کوئی بیٹا - کوئی اُستاد ہے - کوئی شاگرد - کوئی آقا اور مالک ہے - کوئی نوکر اور خادم کوئی مولوی - کوئی جاہل - کوئی حاکم - کوئی طبیب - کوئی دوکان دار - کوئی مزدور - پس اگر سب آدمی درجے میں برابر ہوں تو دنیا کا انتظام ٹوٹ جائے - اِس واسطے ہر ایک کے واسطے خاص درجے اور خاص رتبے مقرر ہیں - بیٹے کو باپ کا اور شاگرد کو اُستاد کا اور نوکر کو مالک کا اور رعایا کو حاکم کا اور بیمار کو طبیب کا حکم ماننا لازم اور واجب ہے ؛

عمر اور رشتے اور ذات اور ہنر اور لیاقت اور دولت اور حکومت سے درجہ معلوم ہوتا ہے - جس کی عمر زیادہ ہو یا جو رشتے میں بڑا ہو یا جو ذات میں شریف ہو جیسے مسلمانوں میں سید اور ہنود میں برہمن یا جس کو لیاقت زیادہ ہو جیسے مولوی اور پنڈت یا جو دولتمند یا حاکم ہو سب قابل اَدَب ہیں ؛

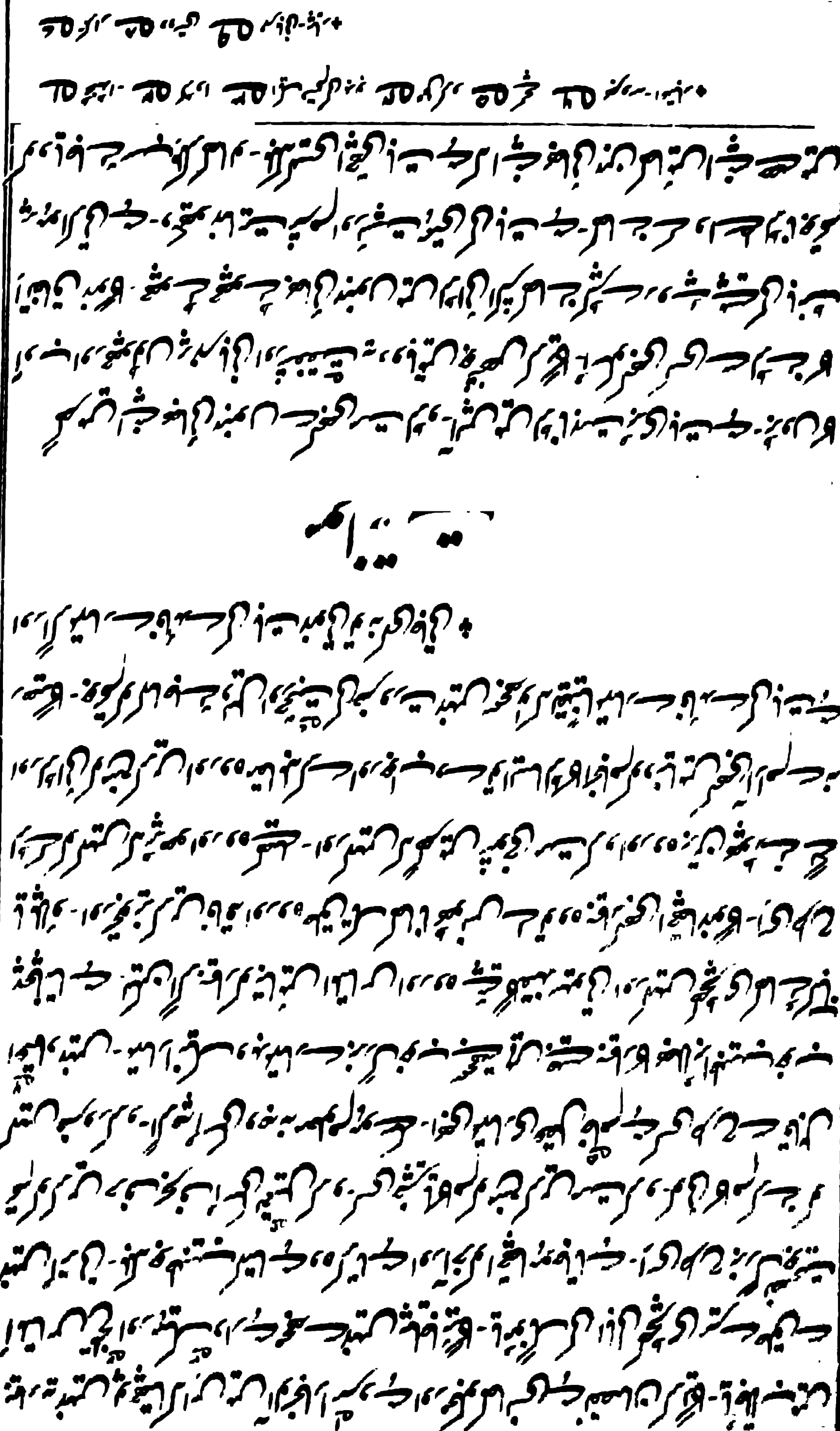
۵۱ بول چال روزمرہ ۵۲ جس میں کمی نہ رہے ۵۳ نقل ۵۴ ناک ؛

۵۵ حکیم ۵۶ بندوبست ؛

مُرغ لڑاتا ہے۔ کوئی مینڈھوں سے ٹکر کھلاتا ہے۔ کوئی بٹیروں اور بلبلوں اور تیتروں میں کشتی کراتا ہے۔ جانوروں کا خون ہوتا ہے اور سنگدلوں کو ہنسی اور کھیل ہے۔ پنجروں کے جانوروں کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ یقین نہ ہو تو آزمالو۔ کوا تیس برس تک جیتا ہے تم کو اس آزمائش کے لئے چاہئے کہ ایک کوّے کو پکڑ کر قفس[۱] میں بند کرو شاید تیس ہفتے بھی زندہ نہ رہیگا۔ اگر ایسے کھیل کھیلنے کو تمہارا دل چاہے تو تم آدمی نہیں۔ بلکہ قسائی ہو۔ تمہارے دل میں رحم اور ترس نہیں تم سے ڈرنا چاہئے شاید تم کسی کو کاٹ بھی کھاؤ گے ✤

گنجفہ۔ شطرنج۔ چوسر۔ یہ سب کھیل ابھی تمکو نہیں آسکتے۔ اِن کے کھیلنے کو عقل چاہئے۔ لیکن جس کسی کو لڑکپن میں اِن کھیلوں کی لَت پڑ جاتی ہے وہ علم و ہنر سے بے بہرہ اور کمال حاصل کرنے سے بے نصیب رہ جاتا ہے۔ کبڈی۔ گیند بلا۔ گلی ڈنڈا۔ آنکھ مچولی وغیرہ اِس قسم کے کھیلنے کا مضائقہ نہیں لیکن اِس شرط سے کہ گلی کوچے میں نہ ہو۔ اور رذیل لڑکوں کے ساتھ نہو اور دو گھڑی سے زیادہ نہو وہ بھی فرصت کے وقت مثلاً شام کو جبکہ لکھنے پڑھنے سے فراغت ہو سبق یاد ہو گیا ہو اور کوئی کام کرنے کو باقی نہ ہو لڑکے کھیل میں اکثر نقلیں کیا کرتے ہیں نقل بھی کرو تو اونچے آدمی کی۔ نہ یہ کہ کہار بنو اور ڈولی اُٹھاؤ یا گاڑیبان بنو اور گاڑی چلاؤ۔ الغرض کھیل میں حوصلہ بلند اور ہمت بڑھی ہوئی اور طبیعت چالاک رہے۔ بادشاہ بنو۔ کوتوال بنو۔ سرداری کی بات ہاتھ سے جانے نہ دو۔ اِسی طرح خدا نقل سے اصل بھی کر دیگا۔ کھیل واسطے تفریحِ طبع کے ہے۔ کوئی ضروری کام نہیں ہے۔ پس کھیل میں ایسا مصروف ہونا کہ تمام دن کھیلتے رہو۔ لکھنے پڑھنے کا ہرج کرو کسی طرح جائز نہیں۔ بعض کھیل خاص لڑکیوں کے ہیں۔ جیسے گڑیاں کھیلنا وہ لڑکوں کو نہیں کھیلنے چاہئیں۔ بلکہ لڑکوں کو لڑکیوں میں بیٹھنا یا اُنکے کھیل میں شریک ہونا بھی اچھا نہیں۔ گو اپنی بہنیں اور کنبہ کی لڑکیاں ہوں جیسے لڑکوں کے ساتھ تم کو کھیلنے کی اجازت دی گئی یعنے عزت دار بھلے مانسوں کے بیٹے اور اشراف زادے اگر ایسے لڑکے تم کو میسر نہ

[۱] پنجرہ [۵۲] گنجفہ۔ شطرنج۔ چوسر یہ ایک قسم کے کھیل ہیں اور اُنکی تشریح اسلئے نہیں کیجاتی کہ ایسا نہ ہو لڑکے دیکھیں [۵۳] بے نصیب



سے بھائی بہنوں کو بانٹ دیا کرو۔ جو لڑکے نیک چشم بلند حوصلہ عالی ہمت ہونہار ہیں اُن کا دل اپنے کمانے سے اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا کہ اپنے بھائی بہنوں کے کمانے سے۔ تم سب بھائی بہن اِس طرح مِلے جلے رہو کہ گویا ایک جان ہیں۔ اگر کسی وقت چھوٹا بھائی ضد بھی کرے اور تمہارے خلاف مزاج اُس سے کوئی حرکت سرزد ہو درگذر کرو۔ تم سے چھوٹا ہے اُس میں عقل نہیں ہے۔ بات کو خوب نہیں سمجھتا۔ بہنیں گو تم سے بڑی ہیں لیکن آخر سب میں بڑے بھائی تم ہو اور آدمی بڑا نہیں ہوتا اِس واسطے کہ سب سے زیادہ کھائے سب سے زیادہ حصہ لے۔ بلکہ وہی بڑا ہے جو اوروں کو دیتا اور کھلاتا ہے ◆

صحت اور مرض

ایک صحت ہزار نعمت ہے۔ تندرستی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ پس تندرست رہنا بس غنیمت ہے۔ بیماری ایک طرح کا عذاب ہے جو تکلیف کے علاوہ آدمی کے سب کام بند کر دیتی ہے۔ اگر بیماری کا رنج کسی کو ہو تو دنیا کے تمام عیش و آرام اُس کی نظروں میں ہیچ ہو جاتے ہیں۔ نہ کسی سے بات کرنے کو جی چاہتا ہے نہ کھانا مزے کا معلوم ہوتا ہے نہ کسی شغل میں جی بہلاتا ہے ◆

واضح ہو کہ بیماری موت کا پیام ہے۔ موت بے بیماری کے بہت کم ہوتی ہے اور جب بیماری سخت اور عرصہ دراز کی ہو جاتی ہے تو اکثر انجام کو موت ہے۔ پس بیماری سے زیادہ انسان کا کوئی دشمن نہیں جہاں تک ہو سکے اس دشمن سے بچو اور اس دشمن کو اپنے پاس مت آنے دو۔ اب تم پوچھو گے کہ بیماری کو کوئی شخص اپنی خواہش سے بھی بلاتا ہے۔ سب دکھ سکھ خدا کی طرف سے ہیں۔ اگر بیماری کی تکلیف تقدیر میں بدی ہے تو کس ٹالے ٹلتی ہے

---

۵۱ آسودہ اور جسکی نیت بھری ہو ۵۲ واقع ہو ۵۳ چھوڑ دو۔ معاف کرو ۵۴ تندرستی اور بیماری ۵۵ بیماری ۵۶ دکھ ۵۷ ناچیز بے کام۔ جسکی کچھ حقیقت نہ ہو ۵۸ مدتوں کی ۵۹ آخر کار ۶۰ قسمت کا لکھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غصّے کی حالت میں نیک و بد کچھ نہیں سوجھتا غصّے کا انجام ہمیشہ پشیمانی[1] ہے - اور اس پشیمانی سے روح کو سخت صدمہ ہوتا ہے - پس جب تم کو غصّہ آئے ضبط کرو بات کو ٹال دو جس شخص پر غصّہ آیا ہو - اُسکے سامنے سے ہٹ جاؤ - دل تو نہیں مانیگا - لیکن زبردستی دوسرے کام میں دھیان لگاؤ - کوئی اور بات کرنے لگو - کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ پیاس نہ بھی ہو تو پانی پی لو جس سے غصّہ فرو ہو جائے لاحول پڑھو کہ شیطان[2] بھاگ جائے غصّے کی حالت میں گالی دینا یا کوئی سخت کلمہ کہنا یا دست[3] درازی کرنا بہت بُری بات ہے خبردار مُنہ اور ہاتھ دونوں کو روکے ہوئے - اور اگر تم نے کسی کو غصّے میں گالی دی - اور اُس نے اُلٹ کر جواب دیا - یا تم نے کسی پر ہاتھ چلایا اور وہ لپٹ پڑا تو عزت گئی گذری ہوئی اِسی واسطے غصّے کا پی[4] جانا مصلحت کی بات ہے ❖

لالچ

دیکھو تو کوئی آدمی بھی اس مرض سے خالی ہے جسکو دیکھتے ہیں اسی فکر میں ہے کہ پگڑی تک ملے تو دوسرے کی اُتار لوں - لیکن سچ یہ ہے کہ یوں اپنی نیت کو کوئی ڈانوا ڈول کرے تو کرے - ملیگا وہی جو تقدیر میں ہے - پس بہتر ہے کہ آدمی تقدیر پر قناعت[5] کرے - لڑکوں کے لالچ اور طرح کے ہیں جس سے نادیدہ پن ظاہر ہوا کرتا ہے وہ یہ کہ کوئی کھانا کھاتا ہے اور آپ کھڑے دیکھتے ہیں بلکہ کھانے والے کی طرح آپ بھی مُنہ چلاتے جاتے ہیں یا مزے کا کھانا یا کوئی لذیذ[6] چیز یا اچھا کپڑا دیکھا اور لوٹ گئے - ارادہ یہ کہ سب کا سب ہم کو ملے یا باہر سے کھانے کی کوئی چیز آئے تو دروازہ تک دَوڑے گئے - آہا جی پلاؤ - آہا جی مٹھائی - اور پھر لانے والے نے سر سے نہیں اُتاری اور اُنھوں نے مانگنا شروع کیا - ایسا لالچ گھر کا نام خراب کرتا ہے - لوگ کہیں گے فلانے کے بچے کیسے بدنیت اور بھوکے ہیں - کھانے

[1] شرمندگی [2] آدمی کا دشمن - برائیوں کیطرف آمادہ کرنیوالا جو ایک طرح کی روح ہے جو دکھائی نہیں دیتی [3] ہاتھ چلانا - مارپیٹ کرنا -

[4] یعنی ضبط کرنا [5] صبر [6] مزیدار ❖

کو ترستے ہیں۔ پس بہت احتیاط کرو۔ جب باہر سے کوئی چیز آئے بے پروائی کے ساتھ خبر ہو
مانگنا بڑی شرم کی بات ہے۔ اور اگر مانگنا منظور ہو تو چپکے سے تنہائی میں اپنی ماں سے
مانگو اس کا عیب نہیں۔ پھر ایسی نیت بھی ٹھیک نہیں کہ جو چیز ہو سب کی سب تم کو ملے
آخر دوسرے بچے بھی تو ہیں۔ اور پھر بچے کھائیں تو بڑوں نے کیا قصور کیا ہے۔ اُنکے بھی
تو پیٹ ہے اُن کو بھی میٹھی چیز مزے کی معلوم ہوتی ہے۔ گھر میں جو چیز ہوگی سب کو حصہ
ملے گی۔ کیا وجہ کہ تم کو سب حوالے کر دیجائے۔ جب دیکھتے ہیں کہ غیروں کے روبرو لڑکے
بدنیتی ظاہر کرتے ہیں چیز آتی دیکھ دوڑتے اور گرے پڑتے ہیں تو ہم کو بہت رنج ہوتا ہے
کہ خدایا رنگ برنگ کی نعمتیں تو آئے دن اِن کو کھلاتے ہیں۔ اور پھر یہ بھوکے کے بھوکے
اُس وقت جی چاہتا ہے کہ آخر لوگوں میں نام تو بد ہوتا ہے آئندہ سے اُن کو کچھ مٹھائی وغیرہ
نہ دی جائے اُس سے قطع نظر لڑکوں کے مزاج میں لالچ کا جڑ پکڑنا نہایت زبون ہے۔ لالچ
ایسا مرض ہے کہ افیون کے نشے کی عادت کی طرح اسکو ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اور بیمار کو
خبر نہیں ہوتی۔ لالچ کی چاٹ لڑکوں کو چوری سکھاتی ہے۔ کیونکہ جب اُن کی طمع کو جائز طریقہ
سے سیری نہیں ہوتی تو اُن کو ناجائز طور سے چیزوں کے حاصل کرنے پر آخر کار دلیری پیدا
ہوجاتی ہے ٭

لالچ تخم حسد ہے جسکی مذمت تم آئندہ پڑھو گے ٭

تکبّر

اِسکے یہ معنے ہیں کہ اپنے تئیں بہتر اور بڑا سمجھنا۔ اب غور کرو کہ آدمی اپنے تئیں کن باتوں میں
بہتر سمجھتا ہے۔ ذات۔ دولت۔ حسن۔ زور۔ ذات میں بہتر سمجھنا یہ ہے کہ مثلاً تم شیخ ہو کسی
جلاہے یا سقے کو ذلیل سمجھو صرف اسواسطے کہ وہ جلاہا یا سقا ہے۔ لیکن اگر غور کرو تو ہم تم سب

۵۱ بقدر حصہ ۵۲ ورے ۵۳ آسودگی ۵۴ بیچ ۵۵ بانی ۵۶ خوبصورتی ٭

آدمی یکساں ہیں - خدا نے سب کو ایک صورت کا بنایا ہے - بھوک - پیاس سب کو برابر ہے مزا سب کو ہے - پھر اپنے تئیں بہتر سمجھنا نادانی ہے ❖

دولت کانٹا بھی غضب کا نٹا ہے سچ کہتے ہیں گیہوں کی روٹی کو فولاد کا پیٹ درکار ہے جہاں پیٹ بھرا اور مستی سوجھی - غریبوں کو ناچیز سمجھنے لگا - اگر کوئی غریب برابر بیٹھ گیا تو بھویں سکڑ چلیں - پیشانی میں چین پڑ گئی کہ اُیے تو دو کوڑی کا آدمی ہمارے برابر بیٹھتا ہے یا تو نے ہمکو سلام نہ کیا - یا ہم کو دیکھ کر واسطے تعظیم کے کھڑا نہ ہوا -

لیکن خوب یاد رکھو کہ دُنیا میں کوئی حالۃ قابلِ اعتماد کے نہیں - اکثر ایسے اتفاق پیش آتے ہیں جو خواب و خیال میں نہ تھے اور ہماری حالتوں کو دفعتہً بدل دیتے ہیں - دولت دریا کی ایک لہر ہے آئی اور گئی ❖

دولت کے واسطے بڑے بڑے خوف و خطر ہیں پس جس آدمی کو خدا نے فراغت معاش دی ہے اُسکو چاہئے کہ غنیمت سمجھ کر شکر کرے نہ یہ کہ گھمنڈ میں آجائے - اور کسی کو اپنے برابر نہ سمجھے - بڑے سے بڑے دولتمند جن کے گھروں میں اشرفیوں کے ہنڈے گڑے تھے ناگہاں ایسی چوری ہوئی یا نیل یا روئی کا ایسا بھاؤ بگڑا کہ اگلے دن دیوالہ نکال بیٹھے - مکانوں کا کرایہ ہے - ایسا اتفاق ہوا کہ مکان گرنے شروع ہوئے - اور کرایہ داروں نے نادہندی اختیار کی آمدنی بند ہو گئی - زمینداری ہے ایک سال خشکی پڑی پہلے برس مطلع صاف ہو گیا - کسکو خبر تھی کہ غدر ہو گا - بیٹھے بٹھائے کھڑا ہو گیا - اور بڑے بڑے امیروں کو ایسا کر گیا کہ اب بھیک مانگے نہیں ملتی - آنکھوں دیکھتے ایسے انقلاب ہزارہا دیکھتے ہیں کہ امیر غریب ہوتے ہیں - اور غریب امیر ہوتے ہیں - پس کیا اعتبار ہے دولت کا - گھروں میں کمانے والا

۵۱ ادب کرنا ۵۲ یکایک ۵۳ روزی کمانیکا طریقہ ۵۴ غرور ۵۵ یعنے مفلس ہو گئے پگلے زمانہ میں جب کوئی ساہوکار مفلس ہوجاتا تھا تو وہ دن کو دکان میں چراغ جلایا کرتا تھا اُس سے معلوم ہوجاتا تھا کہ اِس شخص کے پاس کچھ نہیں ہے اور چونکہ چراغ کو دیا کہتے ہیں اِس واسطے ایسے شخص کو دیوالیہ کہنے لگے ۵۶ قحط - سوکھا - جب پانی نہ برسے ۵۷ یعنی کچھ نہ رہا ۵۸ غدر سے مُراد ہے وہ بغاوت جو ہندوستان میں ۱۸۵۷ء میں ہو

اکثر ایک شخص ہوتا ہے۔ آج اُسکی آنکھ بند ہوئی یا نوکری چھوٹ گئی چلو فراغت ہوئی۔ دنیا اور دنیا کی تمام حالتیں نہایت ناپائدار اور بے ثبات ہیں ہرگز خیال کرنا نہیں چاہیئے کہ سدا زمانہ اسی طرح چلا جائیگا۔ جو دن عافیت سے گذر گیا ہزار شکر ہے۔ دولت پاکر عاجزی اور انکساری بڑی ہمت اور بڑے حوصلہ والوں کا کام ہے۔ اُوچھے کم ظرف ہیں وہ لوگ جو ذرا سی فراغت کو ضبط نہیں کرتے۔ اور اُبل پڑتے ہیں +

حسن و خوب صورتی کا بھی بڑا غرور ہوتا ہے۔ کسی بیچارے کی آنکھ کانڑی ہے۔ یا آنکھ میں ٹینٹ ہے۔ یا ناک چپٹی ہے۔ یا ہونٹھ موٹے ہیں۔ اُس پر ہنسنا یا اُسکو چھیڑنا سخت معیوب بات ہے۔ خوب صورتی کی حالت کو بھی استقرار نہیں۔ اِس وقت ہم تمکو بتا سکتے ہیں کہ فلانی لڑکی لڑکپن میں بہت پیاری پیاری لگتی تھی۔ چیچک نکلی عجب طرح کا ہیبت ناک چہرہ ہوگیا کہ دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ نہ چہرے میں وہ دمک ہے نہ گالوں میں وہ سُرخی کہ گویا ہم رنگ گلاب کے پھول تھے۔ اب آدھ سیر گوشت ہو تو چہرے میں رفو کیا جائے۔ ابھی ایک پھوڑا نکل آئے ناک سے ناکڑا ہو جائے۔ تمام خوبصورتی بات کی بات میں غارت ہو۔ اور مانا کہ خدا نے اِن آفتوں سے بھی بچایا تو آخر یہ رنگ روغن چند روزہ ہے مردوں میں شاید تیس برس کی عمر تک اور عورتوں میں اگر اولاد ہونی شروع ہوئی تو پہلے بچے تک ورنہ نہایت درجہ تیس برس تک۔ اِس کے بعد تو بڑی بڑی خوبصورتوں پر مکھیاں بھنکنے لگتی ہیں۔ خیر چالیس برس تک تو کچھ صورت رہی بھی۔ اِس کے بعد تو بال سفید ہونے لگے نہ مانگ میں خوبصورتی رہی نہ پٹی جمانے کا قرار رہا۔ دانت الگ رخصت ہونے لگے۔ مُنہ پہ الگ جھرّیاں پڑنے لگیں۔ پپوٹے الگ لٹک آئے۔ ہڈیوں نے گوشت اور گوشت نے چمڑا چھوڑنا شروع کیا۔ نہ ہاتھ قابو کے باقی رہے نہ پاؤں۔ گردن ہے کہ آپ سے آپ ہلی جاتی ہے۔ آواز تھراتی ہے۔ کمر جھک چلی۔ سبحان اللہ کیا اَدا ہے اور کیا خوب صورتی

۵۱ بے قیام ۵۲ امن تندرستی ۵۳ عاجزی کرنا ۵۴ ٹیڑنا - قرار پکڑنا ۵۵ دوڑنا ۵۶ چمک ۵۷ حد درجہ

پس ایسی ناپائدار حالت پر کیا خاک کوئی ناز کرے۔ جوانی کا رنگ کچا رنگ ہے۔ جہاں بڑھاپے کی دھوپ یعنی سفیدی سر پر آئی۔ یہ رنگ صاف اُڑ جاتا ہے۔ پھر ذرا دل میں غور کرو جو لوگ بدصورت ہیں وہ بھی خدا کی خلقت[2] میں ہیں۔ جیسا خدا کو پسند ہوا اُنکو بنایا۔ اُن پر تم ہنستے ہو تو خدا کے بنانے پر اعتراض کرتے ہو۔ یہ کیسی بے ایمانی کی بات ہے جس نے اُسکو بدصورت بنایا وہ تم کو بھی دم کی دم میں اُسی آدمی سے بدتر کر سکتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ خوبصورتی کیا بلا ہے۔ کیا بڑی آنکھ میں زیادہ نور ہوتا ہے بہ نسبت چھوٹی آنکھ کے۔ اور کیا پتلی اور اُٹھی ہوئی سیدھی ناک کی قوت شامہ[3] زیادہ تیز ہوتی ہے بہ نسبت موٹی چھوٹی چپٹی ناک کے۔ اعضا[4] سے جو اصل فائدہ ہے سب میں یکساں حاصل ہے۔ زور کا غرور خاص کر جوانوں کو ہوتا ہے۔ شباب[5] کا وقت ہاتھ پاؤں میں طاقت کسی کو مال موجود نہیں سمجھتے۔ لیکن زور ایسی چیز ہے کہ ناچیز اور ذلیل جانوروں میں آدمی سے زیادہ ہے۔ بڑے زبردست پہلوان پر دو گٹھے لکڑی لا دو اور کہو کہ اُٹھا کے لے چلو۔ یقین ہے کہ لکڑیوں کے بوجھ میں اکا[6] ہلا بھی نہ جائے۔ لیکن گدھا ایسے ایسے چار گٹھے خوشی سے اُٹھا لیتا ہے۔ اکا تو دودھ ملائی خدا جانے دنیا کی کیا کیا نعمتیں کھاتے ہیں اور دو گٹھے لکڑیوں کو نہیں سہار سکتے بیچارہ گدھا گھاس پھوس کھاتا اور سوکھے ٹکڑے چباتا اور اُن سے زیادہ طاقت رکھتا ہے۔

ایک پہلوان شیخی بگھار رہا تھا کہ میں پانی کا بھرا ہوا چرس[7] سنبھال سکتا ہوں۔ چرس کھینچنے والے نے جواب دیا کہ آپ تو سنبھال سکتے ہیں اور یہ میری بڑھیا تمام دن چرس کھینچا کرتی ہے۔ پھول[8] والوں کے میلے میں بارہ روپے کو لی تھی اسکو پندرہ برس ہو چکے۔

پس ایسی بات پر گھمنڈ[1] جس میں جانوروں کو ہم پر ترجیح[9] ہو انسان کو نہایت نازیبا ہے پھر

(۱) گھمنڈ (۲) پیدایش (۳) سونگھنے والے (۴) جمع عضو کی یعنی جوڑ بند (۵) جوانی (۶) بانکا۔ تونڈیل۔
(۷) پورب میں اسکو ٹپر کہتے ہیں (۸) یہ شہر دہلی کا ایک مشہور میلہ ہے۔ قطب صاحب میں ہر سال کے سال برسات میں ہوا کرتا ہے اور چونکہ پھول کے پنکھے اُنکے مزار پر چڑھاتے ہیں اسوجہ سے پھول والوں کی سیر کہلاتی ہے (۹) غلبہ

جیسے حسن کا اعتبار نہیں زور کا اس سے زیادہ اعتماد نہیں۔ ایک دن کی تپ میں تو بڑے زبردست کی چولیں ڈھیلی ہو جاتی ہیں ٭

غرض اس طول مقال سے یہ ہے کہ ذات یا دولت یا حسن یا زور کوئی چیز گھمنڈ کرنے کے لائق نہیں اگر کوئی ذات کا شریف بھی ہے تو کیا۔ یا کوئی بہت خوبصورت پری دم ہے تو کیا یا کوئی دم خم درست تڑاشہ زور پہلوان ہے تو کیا۔ صرف علم و ہنر ایک چیز قابل ناز ہے اشرف بے علم گویا لنگڑا گھوڑا جس سے گدھا بہتر کہ بوجھ لادو فرّے میں کھٹ کھٹ بھاگا چلا جاتا ہے آنکھ ناک سب درست اور علم نہیں گویا گوبر پر ملمع۔ جب کھولکر دیکھو بد بو۔ زور ہوا اور لیاقت نہیں تو کس کام کا۔ دولتمند بے لیاقت گدھا ہے جس پر طلائی جھول اُڑھا دی ہے آخر گدھا ہے لیکن واضح ہو کہ علم و لیاقت رکھ کر بھی تکبر جائز نہیں۔ غریبی اور عاجزی۔ خاکساری۔ تواضع خدا اور خلق خدا سب کو پسند ہے۔ گھمنڈ۔ تکبر۔ خود بینی۔ نمود پسندی سے خدا اور خلق خدا راضی نہیں ٭

ڈرپوک ہونا

خوف ایک بیماری ہے جو ماں باپ کی بے تدبیری سے ابتدائے عمر میں بچوں کے دل میں بیٹھ رہتی ہے۔ جب بچے روتے اور دق کرتے ہیں تو منظور ہوتا ہے کہ کسی طرح سو جائیں کبھی تھپک دیا۔ کبھی لوری دی۔ کبھی سر سہلایا۔ کبھی جھولے میں لٹا دیا۔ کبھی کندھے لگا کر آہستہ آہستہ ٹہلنا شروع کیا۔ اگر نیند کا وقت ہوتا ہے تو ان تدبیروں سے بچے سو جاتے ہیں ورنہ لوری سنتے ہیں نہ ٹہلنا مانتے ہیں تب انکو ہیجا۔ اور نیچو اور بی شادی اور اللہ کے فضل وغیرہ سے ڈراتے ہیں ٭

یہ چیزیں سب فرضی اور بنائی ہوئی ہوتی ورنہ حقیقت میں نہ ہیجا کوئی چیز ہے نہ نیچو لیکن لڑکپن

(۱) لمبی گفتگو (۲) دم خم سے مراد یہ ہے کہ بدن تیار اور کسرتی ہو (۳) قلعی (۴) سنہری (۵) ظاہر ہو (۶) گھمنڈ ٭
(۷) ایک قسم کا راگ جس سے بچوں کو سلایا جاتا ہے (۸) اصل (۹) چونکہ ٭

بچے بے عقل ہوتے ہیں جہاں ڈر کی آواز سنائی سہم کر چپ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح پر خوف
کی جڑ دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ بیشک آدمی کو اپنی جان کی حفاظت فرض ہے۔ خصوصاً
لڑکوں کو زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ کہ اندھیرے میں اکیلے نہ جائیں بلکہ خالی مکان میں بھی
تنہا جانا مناسب نہیں لیکن یہ ممانعت تم کو اس سبب سے نہیں کیجاتی ہے کہ خالی مکان میں یا اندھیرے
میں کوئی بھوت بیٹھا ہوتا ہے۔ بھوت کی کچھ اصل نہیں۔ یہ بھی ایک طرح کے بیہودہ لوگوں کے
ہوا ہے نے بنا رکھی ہے۔ جس خدا نے ہم کو پیدا کیا ہے وہ ہر وقت ہماری حفاظت کرتا ہے
ہم سوتے ہیں اور خدا کے فرشتے ہم پر پہرہ دیتے ہیں۔ بلکہ چلتے پھرتے میں ٹھوکر لگ جاتی
ہے تو خدا کے فرشتے ہم کو سہارا لگاتے اور سنبھالتے ہیں۔ پس ہم کو زیادہ حاجت درکار نہیں ہے
دنیا میں بہت چیزیں ہماری جان کی دشمن ہیں۔ سانپ۔ بچھو۔ شیر۔ بھیڑیا وغیرہ ۔
لیکن گو ہمارے دشمن بعض بعض ہم سے طاقت زیادہ رکھتے ہیں۔ ہم کو خدا نے عقل کی طاقت
بخشی ہے۔ جس کے زور سے آدمی ہاتھی جیسے بڑے جانور کو مطیع اور فرمان بردار بنا لیتا ہے
شیر اور چیتے کو پنجرے میں بند کرتا ہے۔ مرکھنے بیلوں کی ناک میں ناتھ اور اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالتا ہے
گھوڑے کے منھ میں لگام دیتا ہے اور سب جانوروں سے خدمت کراتا اور کام لیتا ہے
چونکہ عقل کے ہتھیار ہمارے پاس ہیں۔ ہمارا رعب اور خوف دنیا کے جانوروں پر غالب ہے
بڑے چھوٹے سب جانور کاٹنے والے اور پھاڑنے والے ہم سے ڈر کر بھاگتے ہیں بھیڑیے
اور شیر جنگلوں میں رہتے ہیں۔ سانپ بلوں میں۔ اگر بھوت واقع میں کوئی چیز ہے تو وہ
ہم سے ایسا ڈرتا ہے کہ نہ جنگل میں ہے نہ بل میں بلکہ صرف وہم کرنے والے کے دل میں پس
ایسی چیز سے ڈرنا یا اسکو موجود سمجھنا نہایت درجہ کی نادانی ہے۔ ہم نے تمکو اندھیرے اور
خالی مکان کے جانے سے اس واسطے منع کیا کہ شاید کوئی موذی جانور بیٹھا ہو تم اس کے
دفع پر قادر نہ ہو سکو اور وہ چوٹ کر بیٹھے۔ ان جانوروں سے ڈرنا تو ضرور ہے۔ لیکن دل سے

(۱) وہم (۲) دباؤ (۳) ایذا دینے والا (۴) دور کرنا ۔

نئی نئی چیزیں بناکر ناحق خوف زدہ رضا سراسر بے وقوفی ہے ❖

بے حیائی

حیا کے اعتبار سے لڑکے تین طرح کے ہوتے ہیں - اوّل درجہ میں وہ لڑکے جو ڈنگا یا شرارت یا کوئی بُری بات نہیں کرتے - اور جب کوئی بد لڑکا اُن کو آمادہ شرارت یا بدی کرتا ہے یا خود اُن کے دل میں باقتضائے عمر ارادہ پیدا ہوتا ہے تو صرف یہ خوف اُنکو اس فعل سے باز رکھتا ہے کہ مبادا ہمارے ماباپ یا بزرگوں کو خبر ہو جائے - اور پھر غیرت کے مارے ہم کو سامنے جانا مشکل ہو - دوسرے وہ لڑکے جو ماباپ اور بزرگوں کا اتنا لحاظ نہیں کرتے - بلکہ اُنکو زبان سے منع کرنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے کہ خبردار ایسی بات مت کرنا - یہ حرکت بہت بُری ہے - تیسرے وہ لڑکے جو کہنا نہیں مانتے اور مار یں کھاتے ہیں ایسے لڑکے بے حیا ہوتے ہیں اور ان سے بڑھ کر وہ ہیں جن پر مار کا بھی اثر نہیں ہوتا - رات دن جوتی لات ہوا کرتی ہے اور پھر چکنے گھڑے پے بوند پڑی اور پھسل پڑی - خدا ایسے بچوں کا مُنہ نہ دکھائے ❖

۸

حسد کے معنے یہ ہیں کہ دوسرے کو اچھا کھاتے اور اچھا پہنتے دیکھ کر ناخوش ہونا جسکو کہتے ہیں کہ وہ ہم کو دیکھ کر جلا مرتا ہے - یہ مرض عالمگیر ہے - کنبے اور رشتے کے لوگوں میں اکثر دیکھتے ہیں کہ جہاں کسی کو خدا نے زیادہ فراغت دی یا کسی نے نام و نمود پیدا کیا - رشتہ داروں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ہیں اب ان کے گھر میں یہ چین ہے - یوں اچھے سے اچھا کھاتے اور پہنتے اور سونے چاندی میں لدے پھرتے ہیں - ان کا مکان اتنا بڑا

(۱) ڈرا ہوا (۲) مراد یہ ہے کہ عمر اُس بات کو چاہتی ہے (۳) کام (۴) تمام دُنیا میں پھیلا ہوا ❖ (۵) مشہور ہونا

ہے۔ اِن چیزوں سے بڑھکر اولاد پر حسد ہوتا ہے ◆

دو حقیقی بھائی ایک کے اولاد کم اور ایک کے زیادہ۔ یا ایک کے لڑکیاں اور دوسرے کے لڑکے یا ایک کے ہے اور دوسرے کے نہیں۔ اب بھائی بھائی کو دیکھ نہیں سکتا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کا انتظام سب ان کی مرضی اور رائے کے موافق ہو۔ دو بھائی ہوں۔ تو جیسے ورثے اور ترکے میں برابر ہیں۔ رزق بھی دونوں کو برابر دیا جائے۔ اولاد بھی برابر ہو بلکہ دونوں کے گھر ایک دن پیدا ہوا کرے ورنہ اولاد کی عمر پر حسد ہوگا۔ وہ کہے گا بھائی کا بیٹا تو جوان ہوا برابر کماتا ہے اور میرا بیٹا ابھی تک دودھ پیتا ہے۔ ابھی اسکے دانت نکلتے ہیں یہ چیچک نکلنی ہے کس نے دیکھا ہے کہ اِن آفتوں سے بچے یا نہ بچے۔ غرض دونوں بھائیوں کی تمام حالت یکساں ہو ایسے لوگ خدا کی حکمت میں دخل دیتے اور اُسکے انتظام کو ناپسند کرتے ہیں۔ بے وقوفی کے علاوہ ایسے لوگ درپردہ بے ایمانی بھی رکھتے ہیں اگر اِن کا ایمان درست ہوتا تو وہ جانتے رزق ہو یا اولاد۔ رنج ہو یا خوشی سب تقدیری بات ہے۔ اور خدا کی مرضی اور اُسکے حکم سے ہے اور جو اُس کا حکم ہے عین انصاف ہے۔ لڑکوں میں حسد اس طرح شروع ہوتا ہے کہ اگر ایک بھائی کو ایک مٹھی چنے یا دو سنگھاڑے یا مٹھائی کی ایک ڈلی بھی زیادہ دیجائے دوسرا ہے کہ لڑتا ہے کہ نہیں میں برابر لوں گا کم و بیش کیوں ہے۔ اِس سے یقین ہوتا ہے کہ جب یہ بڑے ہونگے تب بھی برابری کا دعوٰی کریں گے۔ آج ماباپ کی تقسیم پر اعتراض کرتے ہیں۔ کل کو بڑے ہو کر خدا کی تقسیم پر ضرور اعتراض کرینگے ◆

انسان کو چاہئے کہ اپنی حالت پر قانع رہے۔ جس حالت میں خدا نے رکھنا پسند کیا ہے وہی مصلحت ہے اگرچہ ہم اپنی بدعقلی سے اُس مصلحت کو نہیں سمجھ سکتے۔ تم لڑکو ماں باپ کو اپنا مالک جانو۔ جو اُنھوں نے دیا خوشی سے لیا۔ شکوہ مت کرو۔ کوئی تو وجہ ہے کہ ماں باپ نے تم کو

(۱) وہ مال جو مرے ہوئے سے ملتا ہے (۲) پوشیدہ (۳) بانٹنا (۴) بہتر (۵) گلا ◆

کم دیا ہے۔ شاید وہ چیز زیادہ تم کو نقصان کرتی۔ یا تم کو کسی اور چیز میں زیادہ حصّہ ملا ہو یا دینا منظور ہے۔ حسد کی بنیاد ہمیشہ عداوت ہوتی ہے یعنے جس شخص سے تم کو پہلے سے دشمنی ہے اُسکے نفع سے تم کو ناخوشی ہوتی ہے۔ اب تم ذرا اپنی اور اپنے دشمن کی حالت پر تو غور کرو اُسکو کامیابی کی مسرّت ہے۔ اور تم کو حسد کی کلفت۔ پس دشمن جیت میں ہے۔ اور تم ہار میں۔ یہ کیسا بُرا پہلو تم نے اختیار کیا۔ حسد کی کلفت تم کو دشمن نے تو ہرگز نہیں پہنچائی کیونکہ یہ تو ایک خیالی تکلیف ہے اور خیال خود تمہارے دل سے پیدا ہوا۔ پس تم آپ اپنے دشمن ہو کہ اپنے تئیں تکلیف دیتے ہو +

وقت

زندگی کا تو مذکور نہیں کہ اُسکو خداوند تعالیٰ نے اپنے خاص قبضۂ قدرت میں رکھا ہے جسکی جسقدر حیات خدا نے مقرر کر دی ہے اگر دُنیا کے تمام بادشاہ۔ تمام حکیم۔ تمام طبیب جمع ہو کر ایک پل زیادہ کرنا چاہیں تو ممکن نہیں۔ لیکن زندگی کے سوائے دنیا میں جو نقصان ہے اُسکی کچھ نہ کچھ تلافی ہے۔ مگر نہیں ہے تو وقت کی۔ جو گھڑی گذر گئی وہ کسی طرح پھر تمہارے قابو میں نہیں آسکتی۔ اور وقت کے گذرنے پر جو غور کرو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ نہیں دیجاسکتی وقت ریل سے زیادہ تیز ہے۔ ہوا سے بڑھکر اُڑنے والا۔ بجلی سے سوا بھاگنے والا اور ایسا دبے پاؤں نکلا جاتا ہے کہ خبر نہیں ہوتی۔ صبح ہوئی۔ سو کر اُٹھے جب تک معمولی ضرورتوں سے فراغت حاصل کرو۔ ذرا ناشتہ وغیرہ کھاؤ پیو۔ پھر دن چڑھ آیا۔ پھر گھڑی دو گھڑی ملی۔ اُودھر اُٹھے بیٹھے گپ شپ اُڑائی تو دس بجنے کو آئے مدرسہ جانے کو دیر ہوتی ہے۔ جلدی جلدی کھایا پیا مدرسے گئے۔ وہاں دوستوں سے ہنسی مذاق کرتے رہے مدرّس صاحب کی تاکید سے دو ایک مرتبہ بُری بھلی طرح سبق پڑھا چلو شام ہوئی۔ دن رخصت ہوا گھر آئے تو

(۱) خوشی (۲) رنج (۳) ہاتھ (۴) بدلا + (۵) کسی دوسری چیز سے مثال دینا (۶) دل لگی (۷) سبق پڑھانیوالا اُستاد

پھر کھانے کی سوجھی۔ غذا پیٹ میں گئی اور (١) پیدا ہوا۔ ذرا لیٹے تو پھر صبح موجود۔ کام تو کبھی نہ ہوا لیکن آٹھ پہر اور چوبیس گھنٹے گذرتے ہوئے معلوم نہ ہوئے۔ اور ایک آٹھ پہر اور ایک چوبیس گھنٹے کیا ایسے ایسے صدہا آٹھ پہر اور ہزاروں چوبیس گھنٹے اسی طرح گذرتے جاتے ہیں

وقت

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے　　عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے *

جب وقت کی بے ثباتی کا یہ حال ہے اور جو وقت گزرا وہ ہمارے اختیار سے باہر ہوا تو نہایت ضرور ہے کہ جس وقت پر ہمارا اختیار ہو اُسکو ضائع نہ ہونے دیں۔ یہی وقت ہے کہ سوتے اور کھیلتے میں بھی گذر جاتا اور آدمی کو سُست (٢) اور کودن اور غبی اور آوارہ اور عیاش (٣) اور ذلیل اور رسوا اور خوار (٤) اور بے اعتبار اور محتاج اور طرح طرح کے امراض میں مبتلا اور طرح طرح کی بداخلاقیوں میں گرفتار کر دیتا ہے *

اور یہی وقت ہے کہ اگر اس کو اچھے شغل اچھے کام اچھی بات میں لگایا جائے تو انسان کو عالم فاضل لائق ہنرمند نامور موقر (٥) محترم (٦) نیک ہر دل عزیز خوش عیش مستغنی (٧) اور طرح طرح کی خوبیوں اور بھلائیوں سے بھرا ہوا بنا دے سکتا ہے *

اے لڑکو یہ فراغت کا وقت جو تم کو اب میسر ہے بس غنیمت سمجھو اب نہ تم کو کمانے کی فکر ہے نہ کپڑے کا سوچ۔ جو کچھ تم سے سیکھتے اور حاصل کرتے بن پڑے لگ لپٹ کر جلد جلد سیکھ سکھا لو کہ آئندہ تمہارے کام آئے۔ ورنہ پھر کہاں تم اور کہاں یہ فراغت۔ اس وقت کو تم سر پر ہاتھ رکھ کر روؤگے اور رونا کچھ سودمند (٨) نہوگا۔ بہت پچھتاؤگے اور پچھتانا کچھ فائدہ نہ بخشیگا۔ بہت افسوس کروگے اور افسوس سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ یہ وقت جو تم کو اب حاصل ہے مثل اُن

(١) سُستی (٢) یعنے پھیلاؤ کا ہونا (٣) عیش پسند۔ آرامش کرنیوالا (٤) ذلیل (٥) عزت والا (٦) حرمت والا (٧) مالدار بے پروا (٨) فائدہ مند *

وقتوں کے نہیں ہے جو جوانی اور پیری میں تم کو آیندہ پیش آئینگے - لڑکپن کا وقت جوتنے اور
بونے کا وقت ہے اور جوانی و پیری گاہنے اور کاٹنے کا - اگر اس وقت میں تم کچھ جوت بو
رکھو گے تو جوانی اور پیری میں گاہ اور کاٹ سکو گے - اسوقت کے ہونے سے تم بڑے سخت
امتحان میں ہو چاہو تو اس وقت کو اس طرح صرف کرو کہ جوانی اور پیری دونوں میں آرام و
آسایش سے اور چاہو اس وقت کو ایسا اکارت کرو کہ جوانی بھی خراب ہو اور پیری بھی برباد ہو
ایک وقت وہ آرہا ہے کہ تم فرصت کو ڈھونڈو گے اور فرصت کا پتہ نہ پاؤ گے - اور فراغت
کو تلاش کرو گے اور فراغت کا سُراغ نہ ملیگا - یہ وہ وقت ہوگا جب دنیا کا بار تمہاری پیٹھ پر لدا
ہوگا - خانہ داری کے بکھیڑوں میں تم اس طرح پھنسے ہوگے جس طرح دلدل میں گدہا ایک
طرف تو فکر معاش تم کو سر کھجانے کی مہلت نہ دیگی - دوسری طرف انتظام تعلقات تم کو دم
نہ لینے دیگا - اُسوقت کسب و کمال کا کیا مذکور اگر حواس برجا رکھ کر اُن ہی کاموں سے عہدہ برآ
ہوجاؤ تو صد آفرین - پس یہ خیال ہرگز ہرگز اپنے دل میں مت آنے دو کہ ابھی سیکھنے کا بہت
وقت آرہا ہے ایسی کیا بھاگڑ مچی ہے کہ رات دن لکھنے پڑھنے کے پیچھے کوئی مرمٹے - اگلا حال کچھ
کسیکو معلوم نہیں - کون جانے تندرستی رہے نہ رہے - زمانہ فرصت دے یا نہ دے - یہ سب سامان
جو اب مہیا ہے میسر ہو یا نہو - بیشک وقت کی قدر و قیمت اور اُسکی بھاگا بھاگ تو یہ چاہتی ہے
کہ تم خواب و خور اپنے اوپر حرام کرکے رات دن کتاب پر سے سر نہ اُٹھاؤ - لیکن انسان کی طبیعت
کو خدا نے تازگی پسند پیدا کیا ہے - کیسا ہی کوئی دلچسپ شغل ہو ایک عرصے کے بعد ضرور اُس سے
جی گھبرا اُٹھتا ہے اور طبیعت اُکتانے لگتی ہے اور اگر طبیعت کو مجبور کرکے اُس کام پر لگائے رہو
تو وہ کام بھی اچھی طرح نہیں ہوتا - اور حواس بھی کند اور غبی ہوجاتے ہیں - اس واسطے مناسب
ہے کہ شغل مطالعہ کتاب ایسے اعتدال کے ساتھ جاری رکھو کہ تندرستی کو خلل نہ پہونچے - اور ہمیشہ
چند قسم کا شغل رکھو - مثلاً نظم و نثر - تاریخ - جغرافیہ - حساب ایک ساتھ پڑھو - جب نثر سے طبیعت

(۱) بڑھاپا (۲) پتہ (۳) دنیا کے کاروبار کا فکر (۴) قائم درست (۵) شاباش (۶) موجود (۷) سونا کھانا (۸) [illegible]

ملول ہوئی۔ نظم دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر تاریخ پڑھی کچھ دیر جغرافیہ کی سیر کی۔ پھر حساب میں طبع آزمائی کی۔ اِن سب سے گھبرائے تو کچھ لکھنے بیٹھ گئے۔ جب رات کو سونے لگو تو التزام کے ساتھ جی میں حساب کرو کہ آج ہم نے کون سی نئی بات حاصل کی۔ اگر معلوم ہو کہ آج کچھ نہیں سیکھا تو جانو کہ دن رائگاں گیا۔ اور اُس نقصان کی تلافی اپنے ذمے لازم سمجھو کیا خوب فرمایا ہے ❖

جسکے دو دن برابر ہوں یعنی ایک شخص جیسا کل تھا آج بھی ویسا ہی رہے۔ اور اپنی عاقلانہ میں ترقی نہ کرے تو وہ خسارے میں ہے ❖

دنیا کا مختصر حال

186930
31.10.89

یہ زمین جس پر ہزاروں شہر اور لاکھوں گانوں بستے ہیں بہت بڑی ہے۔ اور گیند کی طرح گول ہے۔ لیکن بڑے ہونے کے سبب اس کی گولائی آنکھ سے نہیں معلوم ہوتی۔ علم کے زور سے دانشمندوں نے معلوم کیا ہے کہ گول ہے۔ اور کتابوں میں بڑی بڑی مضبوط دلیلوں سے نہ صرف گول ہونا ثابت کر دیا ہے۔ جب تم بڑے ہو کر اُن کتابوں کو پڑھو گے تو جان لوگے کہ گول ہے اس سے زیادہ ایک عجیب بات یہ ہے کہ آفتاب کے گرد گھومتی ہے ❖

زمین کے چار ٹکڑے ہیں۔ تین ٹکڑے تو سمندر کے پانی سے ڈوبے رہتے ہیں چوتھا وہ جسکو ربع مسکون یعنی چوتھائی آباد کہتے ہیں۔ اس چوتھائی میں جو پانی سے کھلا ہے سب شہر اور بستیاں اور گاؤں اور جنگل اور پہاڑ ہیں۔ اس سے قیاس کر لو کہ جب چوتھائی حصہ اتنا بڑا ہے کہ تمام دُنیا اُسی میں بسی ہے تو تمام زمین کتنی بڑی ہوگی۔ کہیں کہیں سمندر کے بیچ میں بھی بستیاں ہیں۔ آس پاس پانی اور بیچ میں اونچی زمین کھلی ہوئی جس کو جزیرہ اور ٹاپو کہتے ہیں۔ سمندر میں بعض جگہ بہت پانی ہے۔ سمندر زیادہ سے زیادہ دو کوس تک گہرا ہے۔ بڑے بڑے اونچے پہاڑ پانی میں ڈوبے ہیں جن پر جھکا ہوا جہاز ٹکر کھا کر تباہ ہو جاتا ہے۔ سمندر میں بہت بڑی

(۱) بدلا (۲) کل کا دن گزرا ہوا (۳) نقصان (۴) عقلمند (۵) سمجھ

[illegible]

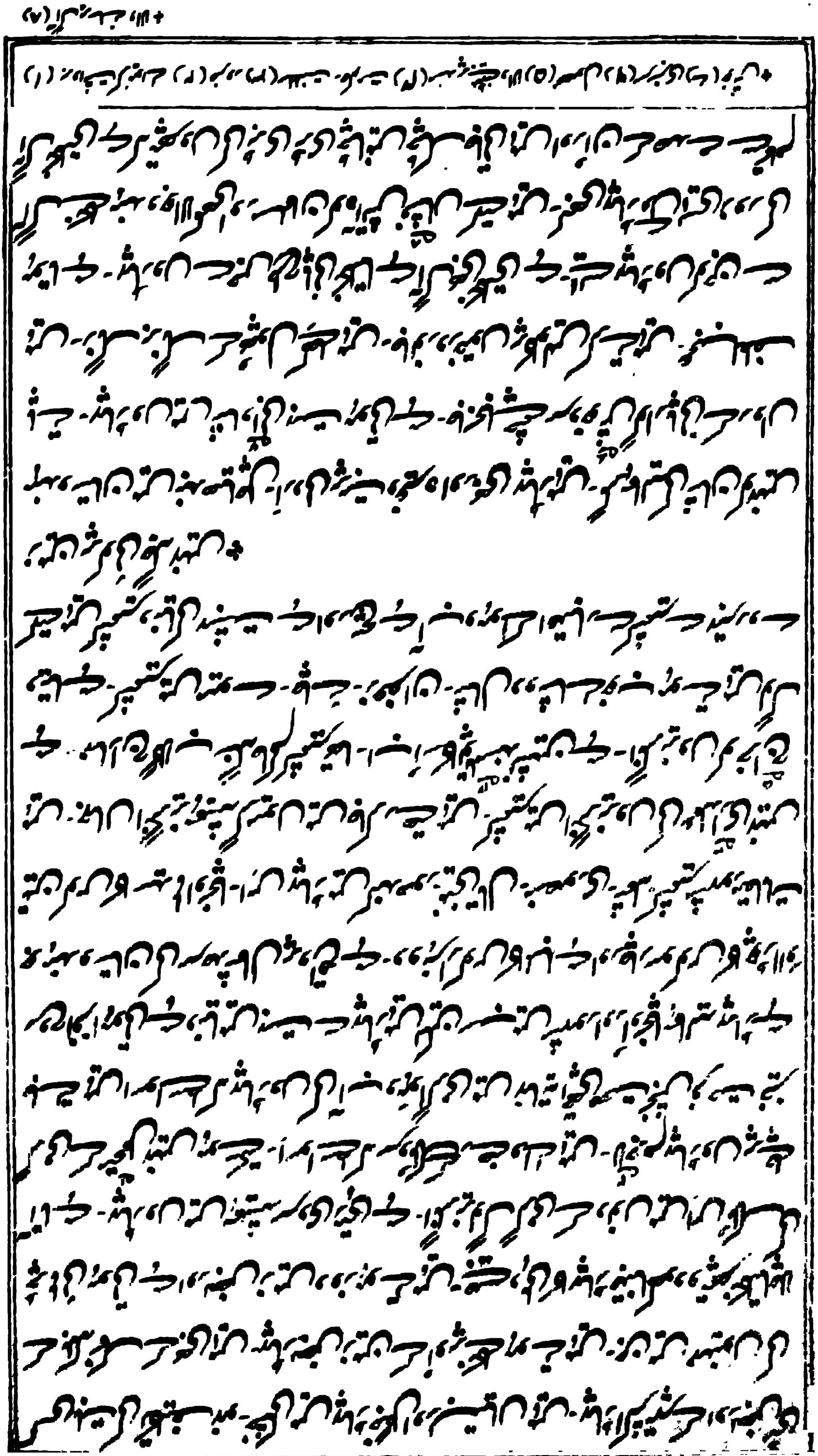
جہاز کو چلاتی ہے۔ پس اگر جہاز شرق کو جاتا ہے اور ہوا بھی پچھوا ہے بادبان بہت کام آتا ہے لیکن اگر پُروا ہوا ہوئی تو بادبانی جہاز اُلٹا چلنے لگتا ہے۔ دخانی جہاز میں اپنی ذاتی قوت ہوتی ہے وہ ہوا کا محتاج نہیں۔ گرمی کے دنوں میں جب آندھیاں زور شور سے آتی ہیں تو ہوا کے جھکولوں سے سمندر کا پانی لہریں لیتا ہے۔ اُس کی لہریں غضب کی لہریں ہوتی ہیں۔ جن میں جہاز اکثر ڈوب جاتے ہیں۔ سمندر کے راستے ناخدا یعنی جہاز چلانے والوں کو معلوم ہوتے ہیں۔ کبھی اٹکل سے اور کبھی ستاروں کے پتے سے اور کبھی قبلہ نما[1] کے ذریعے سے سمت معلوم کرتے ہیں ۔

انگریز مقناطیس کام میں لاتے ہیں۔ یہ ایک لوہا ہوتا ہے اسکی خاصیت کہ ہمیشہ شمال و جنوب یعنے اُتر دکھن کو رہتا ہے۔ سمت معلوم کرنے کے واسطے بہت اچھی چیز ہے ۔

بیشک سمندر میں ڈوبنا بڑے خوف کی بات ہے۔ لیکن سفر دریا سے ڈرنا عقل کے خلاف ہے اس طرح کے اتفاقات زمین پر خشکی میں بھی پیش آجاتے ہیں جن سے آدمی ناگہاں مرجاتے ہیں۔ مثلاً کوئی مکان گرا سب گھر والے دب کر سوتے کے سوتے رہ گئے۔ آگ لگی۔ محلے کا محلہ جلکر خاک سیاہ ہوگیا۔ پس کیا ایسے اتفاق سے مکانوں میں اُٹھنا بیٹھنا یا شہروں کا رہنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اِسی طرح جہاز کا ڈوبنا بھی ہمیشہ نہیں ہوتا۔ شاذ و نادر کبھی ہوتا ہے۔ پھر بھی لاکھوں جہاز رات دن سمندروں میں چلا کرتے ہیں ۔

انگریزوں کی ولایت سمندر پار ہے۔ دیکھو انگریزی اسباب ہر طرح کا اور انگریز اور اُن کی عورتیں اور بچے ہمیشہ سمندر کی راہ آتے جاتے رہتے ہیں جنگی جہازوں میں فوج اور توپیں اور گولہ باروت ہوتا ہے۔ اور بادشاہوں کی دریائی فوج بھی دریا میں اسی قواعد کے ساتھ لڑتی ہے جیسے زمین پر خشکی میں۔ جب لوگ سمندر کی راہ سفر کرتے ہیں تو کھانا پانی اپنے ساتھ رکھ لیا کرتے ہیں بلکہ ضرورت کی تمام چیزیں جہاز میں بھر لیتے ہیں تاکہ جتنے دن سمندر میں رہیں

(۱) یہ ایک قسم کا آلہ ہے جس سے قبلہ کا رُخ دیکھا جاتا ہے ۔



زمین ہل جاتی ہے جسکو زلزلہ اور دیہاتی ہلا اور بھونچال کہتے ہیں۔ پہاڑوں میں لعل۔ ہیرا۔ فیروزہ سُرمہ۔ گندھک۔ لوہا۔ تانبا۔ سیسہ۔ رانگا۔ سیماب یعنی پارہ۔ سونا۔ چاندی وغیرہ نکلتا ہے۔ اور جس جگہ سے یہ چیزیں نکلتی ہیں۔ اُن کو کان یا کھان کہتے ہیں۔ بہت اُونچے پہاڑوں پر برف پڑتا ہے اور گرمیوں میں وہی برف آفتاب کی گرمی سے پگھل کر چشموں کی راہ دریاؤں میں پانی ہوکر بہتا ہے۔ بڑے بڑے دریا سب پہاڑوں سے نکلے اور سب سمندروں جا کر گرے ہیں۔ زمین کے اندر اندر ہزاروں چشمے پانی کے بہتے ہیں اور جہاں کُوا کھودتے ہیں پانی نکلتا ہے۔ پانی اصل میں شیریں[۱] ہے لیکن زمین میں بدمزہ مٹی اور چیزوں کے ملنے سے تلخ اور کھاری بھی ہوجاتا ہے ◆

پانی گرمی پاکر ہوا بن جاتا ہے۔ ایک دیگچی میں پانی بھر کر چولھے پر رکھدیا جائے۔ اور آنچ کیجائے تو تھوڑی دیر میں بھاپ ہوکر پانی اُڑجائیگا۔ لیکن یہ بھاپ پھر بھی پانی بن سکتی ہے اگر چینی میں سرد پانی بھر دیا جائے تو وہی بھاپ پہلے پانی سے ہوا ہوکر اُٹھتی اور پھر پانی کے قطرے[۲] بن بن کر دیگچی میں ٹپکتی جائیگی۔ اسی اُصول[۳] پر برسات یا گندہ بہار میں پانی آسمان سے برستا ہے زمین کو دیگچی کا پیندا فرض کرو۔ آسمان بطور چینی کے ہے اور آگ کی جگہ آفتاب گرمی کی دھوپ کیسی سخت ہوتی ہے۔ جب پتھر دھوپ میں تپ جاتے ہیں تو پاؤں نہیں رکھا جاتا۔ سبز درخت دھوپ سے سوکھ جاتے ہیں۔ اناج پک اُٹھتا ہے۔ سایہ میں رکھا ہوا کھانا بُس جاتا ہے۔ یہ سب گرمی کا اثر ہے۔ آدمی اور جانوروں سے عرق[۴] نکلنے لگتا ہے۔ اندر کی گرمی بدن کے سوراخوں کی راہ جن کو مسام کہتے ہیں باہر نکلتی ہے۔ اور یہاں باہر کی سرد ہوا پاکر پسینا بن جاتی ہے جس طرح چینی میں بھاپ پانی بن بن کر ٹپکتی ہے۔ آفتاب کی گرمی سے سمندر کا پانی بھی پکنے لگتا ہے اُس سے بھاپ اُٹھتی ہے۔ اِس بھاپ کا نام بادل ہے۔ اور بادل اوپر کی طرف بلند ہوتے جاتے ہیں اور اوپر سرد ہوا میں پہنچکر پانی بن کر برستے

(۱) میٹھا (۲) بوند (۳) قاعدہ (۴) پسینہ ◆

ہیں۔ گرمیوں میں زمین خوب تپ جاتی ہے اور بہت بھاپ اُس تپش[۱] سے اُٹھتی ہے۔ اسی واسطے گرمیوں کے بعد برسات بڑے زور شور کی ہوتی ہے۔ اکثر دو مہینے برابر پانی برسا کرتا ہے۔ دریا ندی نالے اُبل پڑتے ہیں۔ پھر جاڑا شروع ہوتا ہے تو بہ نسبت گرمیوں کے آفتاب زمین سے بہت دور ہو جاتا ہے اور اسی واسطے آفتاب کی تیزی کم ہو جاتی ہے۔ گرمیوں میں جس دُھوپ سے بھاگ بھاگ کر تہ خانوں اور پردوں میں چھپتے پھرتے ہیں۔ جاڑوں میں صبح کو وہی دھوپ کیسی پیاری لگتی ہے۔ پھر بھی دھوپ میں کچھ گرمی باقی رہتی ہے۔ اسی واسطے زمین سے بھاپ کم اُٹھتی ہے اور جاڑوں میں بہت تھوڑا پانی برستا ہے۔ جاڑوں کی برسات کا نام گندہ بہار ہے برسات میں جو غلہ[۲] بویا جائے اور جاڑے کی آمد میں کاٹا جائے جیسے جوار۔ باجرا۔ ماش۔ مونگ۔ تل وغیرہ فصل خریف یا پیداوار خریف کہا جاتا ہے۔ اور جو غلہ جاڑے میں بوتے ہیں اور گرمی کی آمد میں کاٹتے ہیں۔ جیسے گیہوں چنا۔ جو۔ ارہر وغیرہ اس کو فصل ربیع یا پیداوار ربیع بولتے ہیں۔ زمین کو جوت کر بیج بوتے ہیں تو غلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس غلہ کو آدمی اور جانور کھاتے ہیں۔ گرمی اور جاڑے اور برسات کے علاوہ دو موسم اور ہیں خزاں اور بہار۔ خزاں میں درختوں کے پتے گرتے ہیں جاڑے کا آخیر ہوتا ہے۔ پھر نئے پتے نرم و سبز نکلتے ہیں۔ پھول کھلتے ہیں تو وہ گرمی کا شروع ہوتا ہے اور جاڑے کی رخصت۔ نہ بہت گرمی نہ بہت سردی موسم معتدل۔ اسی کو بہار کہتے ہیں

جاڑے میں جب پانی برستا ہے تو از بسکہ ہوا خوب سرد ہوتی ہے۔ زمین پر گرتے گرتے پانی جم کر اولا بن جاتا ہے۔ بجلی ایک طرح کی گرمی ہے جو بادلوں میں ہوتی ہے اور ایک بادل سے نکلکر زور کے ساتھ دوسرے میں جاتی ہے اور اُسکی روشنی اور کڑک زمین پر ہم لوگ دیکھتے اور سنتے ہیں کبھی کبھی بجلی زمین پر گرتی ہے تو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ سیاہ رنگ کی چیز اور پیتل اور لوہے پر بجلی بہت گرتی ہے۔ اور ریشم اور شیشے اور نوکدار چیز سے

(۱) تپنا (۲) آناج ۔

بھاگتی ہے - جس مکان کی چھت پر نوکدار سلاخیں گاڑ دی جائیں وہ بجلی سے محفوظ رہیگا
اناج کے علاوہ درختوں کے پھل پھول اور جانوروں کا گوشت بھی آدمی کھاتے ہیں بعض
میوے بہت مزے کے ہوتے ہیں - انار - سیب - پستہ - کشمش - انگور - وغیرہ یہ میوے
پہاڑوں کے سرد مقامات میں بہت پیدا ہوتے ہیں - ہمارے ملک کا میوہ آم ہے - اگر اچھا
قلمی بمبئی کا ہو تو سب میووں سے بہتر ہوتا ہے - خوش ذائقہ - خوش رنگ - خوش بو - عرق
پتلا اور میٹھا - گٹھلی چھوٹی - پوست باریک سبحان اللہ کیا بات ہے - خربزہ - تربوز بھی مزیدار
چیز ہے مگر تربوز کو نقصان کے ڈر سے لوگ کم کھاتے ہیں - زمین پر بہت بڑے بڑے ملک آباد
ہیں - انگریزوں کی ولایت کو انگلستان اور جہاں حج کو جاتے ہیں اُسکو عرب اور جہاں فارسی
بولی جاتی ہے اُسکو فارس اور عجم کہتے ہیں - امریکہ - روم - چین - فرانس - یونان بھی بڑے
مشہور ملک ہیں - امریکہ کو نئی دنیا بھی کہتے ہیں - اس لئے کہ تین پونے تین سو برس سے
اُسکا ہونا معلوم ہوا ہے ◆

ہر ملک میں ایک بادشاہ ہوتا ہے - اِس ہندوستان میں پہلے ہندو راجہ تھے - پھر مسلمانوں
نے آکر اسکو فتح کیا - اور سات سو برس کے قریب تک اہل اسلام اس پر بادشاہت کرتے رہے
اب سو برس سے انگریزوں نے اس ملک پر کامل قبضہ کر لیا ہے - انگریزوں کا بادشاہ
اِن دنوں عورت ہے جس کا نام ملکہ وکٹوریہ ہے - انکا شوہر ملک جرمنی کا شاہزادہ تھا اب
چند سال سے ملکہ وکٹوریہ بیوہ ہو گئی ہیں بڑا بیٹا البرٹ پرنس آف ویلز ولیعہد ہے ◆

ہندوستان میں ملکہ کی طرف سے ایک وزیر رہتا ہے جسکو گورنر جنرل کہتے ہیں اور عام
لوگ لاٹ صاحب - ملکہ وکٹوریا انگلستان کے شہر لندن میں رہتی ہیں - اِس سلطنت میں
آرام اور امن بہت ہے - اور انگریزوں کی قوم نہایت دانشمند ہے - اُنھوں نے ملک داری
کا قانون قاعدہ بہت درست کیا ہے - گنگا کی نہر اور ریل اور تار برقی یہ تین چیزیں

(۱) مزہ دار (۲) کمال ◆

روئے زمین پر انگریزوں سے زیادہ کوئی زبردست بادشاہ نہیں ہے۔ روس اُنکی ٹکر کا ہے مگر
اُسکے پاس اتنا روپیہ نہیں اور مُلک اُسکا اکثر اُجاڑ ہے ۔

خشکی میں جا بجا دریا بہتے ہیں اُن میں سے گنگا جمنا ہندوستان میں بہت مشہور ہیں۔ اس واسطے کہ ہندو اِن کی پرستش[1] کرتے ہیں ورنہ سندھ اور گھاگرا بہت بڑے دریا ہیں پنجاب میں ستلج۔ بیاس۔ راوی۔ چناب۔ جہلم پانچ دریا ہیں۔ اور پانچوں دریا سندھ میں مل گئے ہیں۔ گنگا۔ جمنا۔ الہ آباد کے قلعہ کے نیچے مل گئی ہیں۔ دریاؤں میں کشتیاں چلتی ہیں۔ اور کہیں دریاؤں پر پُل بنا ہوتا ہے۔ دہلی میں ریل کا پُل بہت عمدہ ہے۔ ہندوستان میں ہزاروں شہر ہیں۔ اُن میں۔ دہلی۔ لاہور۔ آگرہ۔ لکھنؤ۔ بنارس۔ کلکتہ۔ حیدرآباد۔ بمبئی مدراس بڑے مشہور ہیں۔ اب کلکتہ سے بڑھ کر ہندوستان میں کوئی شہر نہیں۔ یہ شہر انگریزی عملداری میں بسا۔ اور چونکہ گورنر جنرل[2] صاحب کا قیام گاہ ہے اب اسکو دارالخلافہ یا دارالسلطنتہ کہنا چاہئے۔ ورنہ پہلے دہلی دارالسلطنتہ تھی۔ چونکہ دنیا کی سب حالتیں بدلتی ہیں شہر بھی کبھی بستے کبھی اُجڑتے ہیں۔ قنوج ایسا گمنام ہے کہ تم اُسکے پاس کو آئے گئے مگر تم نے اُسکا نام بھی نہ سُنا ہوگا پہلے بہت بڑا شہر تھا اب گانوں رہ گیا ہے سو بھی ویران۔ کالپی بھی شہر تھا اب گاؤں سے بدتر ہے۔ کانپور۔ میرٹھ اور چھاونیوں کے مقامات حال میں آباد ہوتے گئے ہیں۔ بعض شہروں میں کوئی چیز نامی اور مشہور بھی ہوتی ہے۔ کشمیر کا زعفران اور دوشالہ اور قلمدان۔ لاہور کے ریشمی ازار بند۔ آگرہ میں سنگتراشی کا کام اور دری دہلی میں سادہ کاری اور مرصع[3] زیور اور جوتہ۔ بنارس کا گلبدن اور کمخواب۔ لکھنؤ کا طاش بادلہ اور بیدی اور خربزہ۔ متھرا کی کھرچن۔ چھپرا شہو کے پیڑے۔ جونپور کا خوشبودار تیل۔ قنوج اور غازیپور کا گلاب اور چوڑیاں۔ گورکھپور کا اناس۔ گوالیار کا رنگ۔ مرادآباد کے بھرت کے برتن ۔ پیلی بھیت کے چانول۔ شاہجہاں پور کا قند۔ کالپی کا کاغذ اور مصری۔ ملتانی لوہے کا کھاروا۔

(۱) پوجا (۲) جو سب سے بڑا حاکم انگریزوں کی طرف سے ہندوستان میں رہتا ہے (۳) جڑاؤ ۔

چندیری کی پگڑی۔ پانی پت کا کمل۔ ڈھاکہ کا ململ۔ اٹاوہ کی تلوار۔ نگینے کی کنگھی۔ امروہے کے مٹی کے باسن۔ جھانسی کا کیوڑہ۔ بھیلسے کا تمباکو۔ مہوبے کا پان۔ بریلی کا کیمخت۔ ملتان کی کمان۔ فیض آباد کا صندوقچہ ؏

شہروں کے باشندوں میں گفتگو نشست و برخاست[1] کا سلیقہ[2] بہ نسبت دیہاتی آدمیوں کے زیادہ ہوتا ہے۔ شہری لوگ۔ خوش خوراک۔ خوش پوشاک۔ نازک اور تکلف کے پابند ہوتے ہیں اور دیہاتی لوگوں کی وضع سادہ بے تکلف۔ موٹا کھانا موٹا کپڑا۔ یہ لوگ محنتی اور جفاکش[3] ہوتے ہیں۔ دنیا میں لوگ کئی طرح سے اپنی معاش پیدا کرتے ہیں۔ کوئی کاشتکاری[4] کرتا ہے کوئی نوکری کوئی سوداگری۔ کوئی کسی طرح کا پیشہ۔ نوکری میں خدمت گاری سے لیکر بڑے معزز عہدوں تک بہت طرح کے درجے ہیں۔ سوداگری بھی مختلف طرح کی ہے سب سے عمدہ طریقہ معاش حاصل کرنے کا اس زمانہ میں سوداگری ہے۔ اُسکے بعد زمینداری اور سب سے کمتر درجے میں پرائی تابعداری جس کو نوکری کہتے ہیں۔ پیشوں میں طبابت[5] سب سے عمدہ ہے ؏

مذہب

دنیا کی پیدائش کو سات ہزار برس سے زیادہ گذرے۔ سب سے پہلے آدمی آدم تھا جس کو خدا نے خاک سے پیدا کیا۔ وہ بہشت میں رہتا۔ باغوں میں سیر کرتا اور ہزاروں طرح کے مزے دار میوے کھاتا۔ سلسبیل اور تسنیم[6] جنت کی نہروں کا پانی پیتا جو برف سے زیادہ سرد شہد سے زیادہ میٹھا دودھ سے زیادہ سفید ہے ؏

خدا کی آدم پر بڑی مہربانی تھی تمام فرشتے جو خدا کی درگاہ میں حاضر باش تھے۔ سب آدم کا ادب کرتے۔ خدا نے آدم کو حکم دیا کہ تو بہشت کے میوے کھا اور چین سے بہشت

(۱) اٹھنا بیٹھنا (۲) تمیز (۳) محنتی (۴) کھیتی باڑی (۵) حکیمی (۶) سلسبیل اور تسنیم دونوں بہشتی نہروں کے نام ہیں ؏

نوح کو خدا نے پیغمبر بنا کر بھیجا۔ حضرت نوح تمام دن لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے اور ایمان کی
راہ دکھاتے۔ برسوں برابر وعظ کرتے رہے مگر لوگوں پر مطلق اثر نہ ہوا۔ بلکہ لوگ نوح کے دشمن
ہوتے گئے اور اُن کی خدمت میں گستاخیاں کرنے لگے۔ پتھر مارتے اور انکو بُرا کہتے۔ اور
حضرت نوح خدا کے واسطے یہ تکلیفیں سہتے۔ آخر کار حضرت نوح کو نا اُمیدی ہوئی۔ اور جان سے
تنگ آکر لوگوں کے واسطے بد دعا کی۔ خدا نے نوح سے فرمایا کہ میں اِس نافرمان اور سرکش دنیا
کے لوگوں کو ڈبو دونگا۔ تاکہ زمین پر بارِ گناہ باقی نہ رہے۔ صرف اُن لوگوں کو بچاؤنگا جو تیرے
ساتھ ایمان لائے ہیں اور میرا حکم مانتے ہیں۔ یہ فرما کر خدا نے نوح کو حکم دیا کہ تو ایک کشتی تیار کر۔
حضرت نوح نے کشتی بنانی شروع کی۔ اور لوگوں کو بہت سمجھایا کہ دیکھو خدا کا غضب بہت جلد
نازل ہونے والا ہے اب بھی تم لوگ ایمان لاؤ۔ تاکہ خدا کا قہر ٹل جائے۔ لوگوں نے نوح کو
کشتی بناتے ہوئے دیکھ کر مسخرہ پن شروع کیا۔ کہتے تھے کہ نوح کو جنوں ہو گیا ہے۔ یہاں تک
کہ کشتی بن چکی اور نزولِ عذاب کا وقت آپہنچا۔ خدا کے حکم سے نوح نے ایمان والوں کو کشتی میں
بٹھالیا۔ اور ہر قسم کے جانور کا ایک ایک جوڑا رکھ لیا۔ اِسکے بعد موسلا دھار پانی خدا کے حکم سے
برسنا شروع ہوا۔ چالیس شبانہ روز برابر غضب کا پانی برسا۔ زمین کے چشمے اور سوتے خدا
کے حکم سے اُبل پڑے۔ اُونچے پہاڑ سب پانی میں ڈوب گئے اور تمام دنیا غرقِ آب ہوئی۔
صرف نوح کی کشتی خدا کی مرضی سے بچ گئی۔ حضرت نوح کا بیٹا کافر تھا وہ بھی ڈوب گیا۔ اِس واسطے
کہ اُس نے باپ کا کہنا نہیں مانا تھا۔ جب تمام دنیا ڈوب گئی تو پانی کم ہو گیا۔ اور رفتہ رفتہ جزیرہ
پر برساتھا جذب ہوا اور کوہ جودی پر نوح کی کشتی ٹھیری۔ اور ایمان والے جو عذابِ طوفان سے
نوح کی حمایت میں بچ گئے تھے زمین پر بسے اور پھر اُن کی نسل پھیلنی شروع ہوئی۔ چند
روز کے بعد لوگ عذابِ طوفان کو بھول گئے۔ اور اس کے ذکر کو کہانی سمجھنے لگے۔ اور پھر
بدکاری ہونے لگی۔

(۱) بے ادبی (۲) اُترنے والا (۳) رات دن (۴) ڈوبنا (۵) آہستہ آہستہ (۶) یہ ایک پہاڑ ہے (۷) پناہ

حضرۃ ابراہیم خلیل اللہ

حضرت ابراہیم سن طفولیت سے بڑے ذہین تھے۔ ہر ایک بات کی تہ کو سوچتے اور غور کیا کرتے
جب جوان ہوئے تو خدا کا شوق خودبخود اُنکے دل میں پیدا ہوا۔ اُنہوں نے عقل کے زور سے
دریافت کیا کہ دنیا میں کوئی چیز بے بنائے نہیں بنتی۔ مٹی کا آبخورہ تک کمہار بناتا ہے اور لوہے
کی ذراسی کیل بھی لہار گھڑتا ہے۔ ابراہیم نے سوچا کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ اور رنگ برنگ
کے درخت اور جانور اور آدمی بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور اِن سب کا بنانے والا ہی
خدا ہے اور وہی پرستش اور عبادت کے قابل ہے اُسکو تلاش کرنا چاہئے کہ وہ کون ہے اور کہاں
ہے۔ حضرت ابراہیم ایک جنگل میں کھڑے ہوئے یہ سوچ رہے تھے کہ اتنے میں بدرینی چودھویں
رات کا پورا چاند بڑی شان سے طلوع ہوا۔ حضرت ابراہیم کو خیال ہوا کہ یہی خدا ہے۔ پھر چاند
غروب ہوگیا اور اُسکی روشنی غروب ہونیکے وقت پھیکی اور ماند ہوگئی۔ تب حضرت ابراہیم نے
سوچا کہ اگر یہ خدا ہوتا تو اُسکی حالت میں تغیر واقع نہ ہوتا۔ اِسی سوچ میں صبح تک کھڑے رہے اِتنے
میں آفتاب نکلا اِس چمک سے کہ آنکھ سامنے نہیں ہوتی تھی۔ تب حضرت ابراہیم نے کہا ہو نہ ہو
خدا یہ ہے اور چاند سے بہت بڑا ہے۔ آخر کو آفتاب بھی ڈھلنے لگا۔ اور اُسکی تیزی اور روشنی بھی کم
ہونے لگی تب حضرت ابراہیم نے جانا کہ جو کچھ ہم دیکھ سکتے ہیں اور دیکھتے ہیں خدا نہیں ہے۔ اور
خدا کا نور ایسا نہیں ہے کہ ہماری آنکھوں میں سما سکے۔ اور حضرت ابراہیم نے صدق دل سے اقرار
کیا کہ جس نے چاند اور سورج بنائے وہ خدا ہے جو ہماری آنکھوں میں سمانے سے بری ہے۔ ابراہیم کا اس
طرح کا ایمان خدا کو پسند ہوا۔ اور خدا نے ابراہیم کو پیغمبر گردانا اور ابراہیم نے وعظ اور نصیحت کرنا
شروع کیا۔ ہر چند لوگوں کو سمجھایا کسی نے بھی اُن کی بات نہ مانی۔ بلکہ لوگ اُنکے ہلاک کرنے
کے درپے ہوئے۔ ایک بہت بڑا انبار لکڑیوں کا جمع کیا۔ اور اُس میں آگ لگائی اور زبردستی

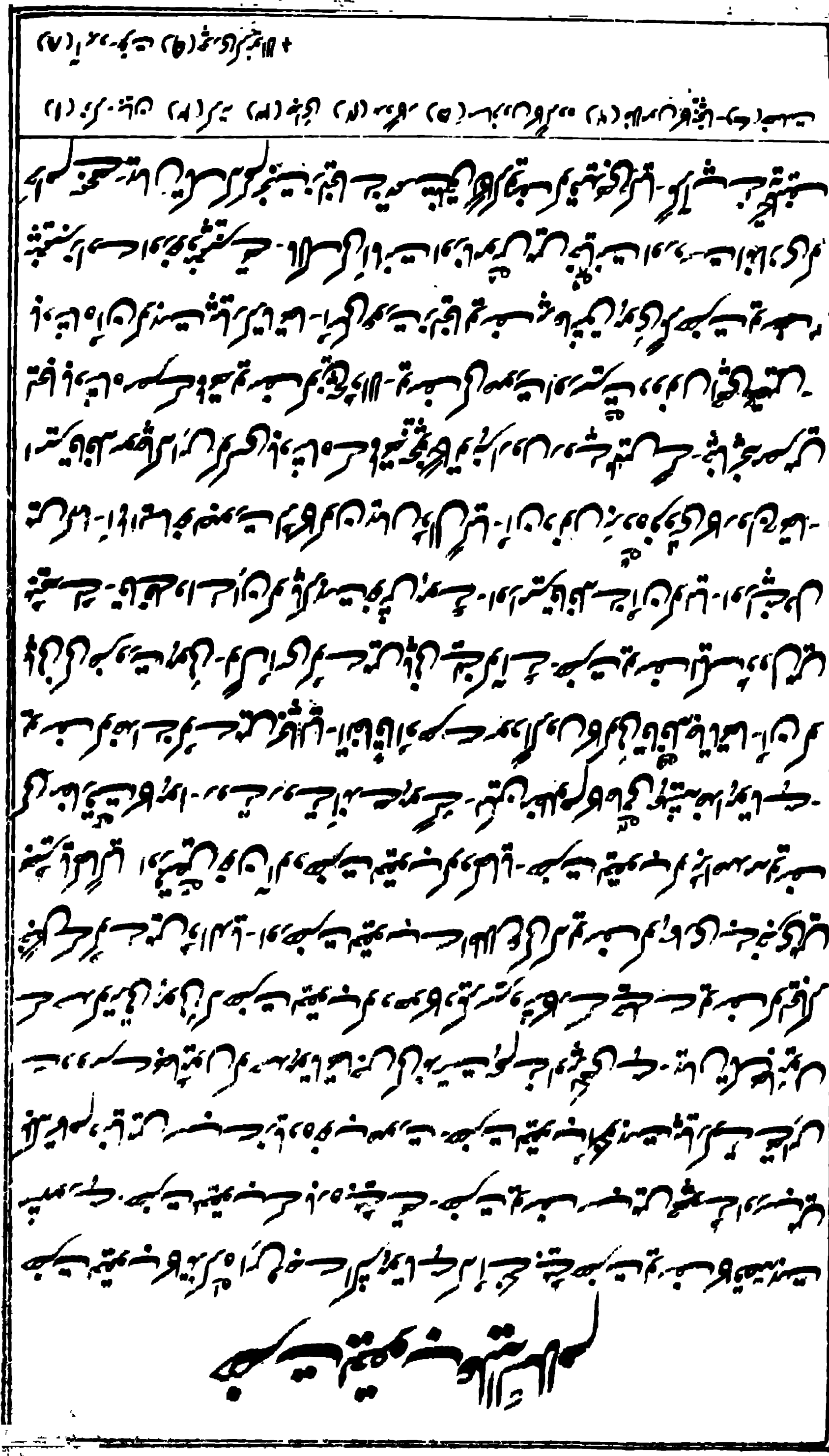
(۱) خدا کے دوست۔ یہ خطاب حضرت ابراہیم کا ہو (۲) لڑکپن (۳) نکلا (۴) ڈوبنا (۵) ڈھیر

ابراہیم کو پکڑ کر بھڑکتی آگ میں ڈال دیا۔ چونکہ ابراہیم خدا کا دوست تھا۔ خدا نے اس تکلیف کے
وقت اسکی خبر لی۔ اور اپنی قدرت سے آگ کو باغ اور انگاروں کو پھول اور لپٹ کو نسیم(۱) بنا دیا
ابراہیم کا یہ معجزہ دیکھ کر بہت لوگ ایمان لاتے ٭

حضرت ابراہیم کی ایک بات مشہور قابل تذکرہ ہے جس سے ثابت ہے کہ ابراہیم بڑا ایماندار آدمی
تھا۔ وہ یہ کہ اسمعیل اپنے بیٹے کے ساتھ ابراہیم کو بڑی محبت تھی جیسے کہ تمام دنیا کے باپوں کو ہوتی
ہے۔ اور خدا کا یہ حکم ہے کہ دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ مجکو چاہو۔ خدا کو منظور ہوا کہ ابراہیم کا
امتحان لوں اور دیکھوں کہ ابراہیم بیٹے کو زیادہ چاہتا ہے یا مجکو۔ اور خدا نے ابراہیم کو خواب میں حکم
دیا کہ اسمعیل کو میرے واسطے ذبح کر ٭

بیشک یہ بڑا سخت امتحان تھا لیکن ابراہیم کا ایمان بڑا پکا تھا۔ اس نے صبح اٹھ اسمعیل سے کہا کہ
خدا نے حکم دیا ہے کہ میں تجکو ذبح کروں۔ اچھوں کے اچھے ہوتے ہیں۔ واہ رے سعادتمند
بیٹے اپنی جان کا کچھ خوف نہ کیا اور فوراً اسمعیل رضامند ہو گیا۔ کہ بہت اچھا میں راضی ہوں مجکو
بے تامل ذبح کیجئے۔ اگر میری جان آپ کے اور خدا کے کام آئے تو اس سے کوئی بات بہتر نہیں ہے
ابراہیم اپنے پیارے بیٹے اسمعیل کو خدا کے واسطے ذبح کرنے کو الگ پہاڑ پہ لیگئے۔ لیکن شفقت
پدری کے سبب ہاتھ کانپتا تھا پھر بھی دونوں باپ بیٹے خدا کے حکم کی تعمیل پر آمادہ تھے ابراہیم
نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی اور چاہتا تھا کہ اسمعیل کے حلقوم پر چھرا پھیر دے خدا کو یہ بندگی بہت
پسند آئی اور اسمعیل کی جگہ جنت سے دُنبہ بھیجدیا اور وہ اسمعیل کی جگہ ذبح ہوا ابراہیم تو سمجھا کہ
میں نے بیٹے کا کام تمام کیا۔ لیکن خدا نے ابراہیم کو پکارا کہ اے ابراہیم تو ہمارا سچا بندہ ہے
ہم تجھ سے بہت راضی ہیں اور دیکھ تیرا بیٹا بھی بڑا نیک اور فرمانبردار(۲) بیٹا ہے۔ اور ہم اُس کی
سعادتمندی سے بھی بہت راضی ہیں۔ اے ابراہیم تیری اولاد میں دین اور دنیا کے بادشاہ
ہونگے۔ دین کے بادشاہوں سے پیغمبر مراد ہیں ٭

(۱) نسیم اُس ہوا کو کہتے ہیں جو صبح کے وقت ٹھنڈی ٹھنڈی چلتی ہے اور جس سے پھول کھلتے ہیں (۲) فرمانبردار ٭



تھا فساد کیا۔ حضرت موسیٰ کی والدہ نے بموجب حکم خدا کے موسےٰ کو صندوق میں رکھ بسم اللہ کر
دریا میں ڈال دیا۔ صندوق بہتے بہتے نہر کی دہار میں پڑ گیا۔ جو دریائے نیل سے نکلکر فرعون
کے محل میں جاتی تھی۔ وہاں فرعون کی عورت آسیہ لب نہر بیٹھی تھی۔ صندوق کو دیکھکر پکڑوایا
دیکھا تو بچہ ہے۔ خدا نے آسیہ کے دل میں موسیٰ کی محبت ڈالدی۔ آسیہ بڑی خدا پرست
تھی اور فرعون کم بخت خود خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ اور فرعون کے کچھ اولاد نہ تھی آسیہ موسے کو
فرعون کے پاس لیگئی کہ یہ بچہ میں نے نہر سے پایا اسکو بیٹا بناؤں گی۔ کیسا پیارا بچہ ہے ہونہار
معلوم ہوتا ہے۔ فرعون نے بھی کہا اچھا لیکن ایسا نہ ہو یہ کسی بنی اسرائیل کا بچہ ہو۔ آسیہ نے
کہا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کے تو حمل تک گروا دئے جاتے ہیں بنی اسرائیل کا بچہ یہ نہیں
ہے۔ پھر موسیٰ کے واسطے دایہ کی تلاش ہوئی شہر کی ہزاروں عورتیں بُلائی گئیں موسیٰ نے
کسی کا دودھ نہ پیا۔ فرعون نے کہا دیکھو بنی اسرائیل سے کوئی دودھ والی عورت بلاؤ شاید اُس
کا دودھ پئے۔ آخرکار جب موسیٰ کی والدہ آئیں تو موسیٰ نے اُن کا دودھ پیا اور یوں خدا نے
موسیٰ کی ماں کا کلیجا ٹھنڈا کیا۔ موسیٰ جوان ہوا تو خدا نے کہا میں نے تجھکو کسی دوسرے کام کے
واسطے پرورش کرایا ہے۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور تمام لوگوں کو گمراہ کرتا ہے بنی اسرائیل
کو ناحق کے عذاب دیتا ہے تو اُسکو سمجھا اور تو آج سے میرا پیغمبر ہے۔ موسیٰ نے کہا کہ اے خدا میں
نے فرعون کا نمک کھایا۔ اُس نے مجکو پالا۔ پرورش کیا وہ میری بات کو کیا قبول کریگا دوسرے
میری زبان میں لکنت ہے بادشاہی درباروں میں لسّان اور گویا آدمی چاہئے جو لچھے دار
تقریر سے لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرے خدا نے کہا میں تجھ کو معجزے دونگا تیرا ہاتھ آفتاب
سے زیادہ چمکے گا تیری لاٹھی جو تو چاہیگا کرے گی اور جو تو چاہے گا بنے گی۔ لکنت کا عذر
معقول ہے سو تیرا بڑا بھائی ہارون بڑا گویا ہے اسکو ساتھ لے اور جا کر جس طرح ہو سکے
فرعون کو سمجھا۔ موسے اور ہارون دونوں فرعون کے پاس آئے اور کہا کہ ہم خدا کے بھیجے

(۱) خدا کا نام لیکر (۲) خدا کے پوجنے والے (۳) ہکلانا (۴) بہت بولنے والا (۵) [illegible]

ہوگئے ہیں خدا کا نام سُنکر فرعون کے کان کھڑے ہوئے کہ ہیں میرے سوائے کوئی دوسرا
بھی خدا ہے۔ موسیٰ نے کہا تو خدا نہیں ہے خدا وہ ہے جس نے زمین آسمان چاند سورج اور
تمام دنیا کو پیدا کیا وہی مارتا اور وہی جِلاتا ہے۔ فرعون نے کہا اے نمک حرام تو اپنی حالت کو
بھول گیا کل کی بات ہے کہ تو میرے گھر ٹکڑے کھاتا تھا۔ آج مجھ سے مقابلہ کرنے کو آیا ہے۔ موسیٰ
نے کہا سچ ہے پرورش کا احسان تو نے مجھ پر کیا میں اسکو مانتا ہوں لیکن تجھ سے بڑا مالک خدا
ہے میں اُسکے حکم کے خلاف نہیں کر سکتا اور نہ تجھ کو خدا مان سکتا ہوں۔ اور میں تجھ کو اے
فرعون سمجھاتا ہوں کہ تو دعویٰ خدائی اور بنی اسرائیل کی ایذادہی سے باز آ ورنہ تو جان پچھتائیگا
فرعون نے کہا کیونکر معلوم ہو کہ تجھ کو خدا نے بھیجا۔ اِس دعوی کی تو کیا دلیل رکھتا ہے۔ موسےٰ
نے ہاتھ دکھایا جس کی روشنی سے تمام حاضرین دربار کی آنکھیں چندھیانے لگیں۔ لکڑی کو کہا
کہ اژدہا بن اور وہ اژدہا بن گئی۔ فرعون نے کہا تو خدا کا بھیجا تو نہیں ہے مگر تو کہیں سے بڑا
جادو سیکھ آیا ہے۔ موسیٰ نے کہا اے مردُود تجھ پر خدا کی مار تو قدرتِ خدا کی نشانیوں کو جادو کہتا
ہے۔ اگر یہ جادو ہے تو آخر اسکا کہیں توڑ بھی ہوگا۔ بڑے سے بڑا جادو بھی دنیا میں ایسا نہیں
ہے کہ اُسکا اُتار نہ ہو۔ فرعون نے کہا اچھا چند روز صبر کر میں مُلک کے جادوگروں کو جمع کروں
اُن سے تیرا مقابلہ ہو۔ موسیٰ نے کہا خیر اسکا مضائقہ نہیں۔ فرعون نے تمام مُلک مصر میں منادی
کی کہ موسےٰ ایک بڑا بھاری جادو سیکھ آیا ہے۔ اور اسی جادو کے بل سے ہماری خدائی کا قائل نہیں
ہوتا۔ اور ہماری سلطنت خراب کرنے کے درپے ہے۔ جو کوئی جادو میں اُستاد ہو اور موسیٰ
کو مغلوب کرے اُسکو منصب وجاگیر ملیگا۔ یہ سُنکر جادوگر جوق جوق بین اور تونبیاں لیکر دوڑے
اور یہ قرار پایا کہ تیوہار کے دن خلقت کا ہجوم ہوتا ہے۔ اُسی مجمع میں جادوگروں کا اکھاڑا ہو۔
روز مقرر پر سب لوگ جمع ہوئے۔ موسیٰ نے جادوگروں سے کہا کہ تم اپنا جادو کر چلو۔ جادوگروں
نے ایسی نظر بندی کی کہ ہر چہار طرف سانپ بن گئے۔ موسیٰ تو ڈرا کہ دیکھئے اِن کالوں سے

(۱) راندۂ درگاہ (۲) دھندھلاپا (۳) عاجز (۴) مدد (۵) گروہ گروہ (۶) بھیڑ (۷) چاروں طرف۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بھلانے اور بنی اسرائیل کے معصوم بچے فاقوں مریں۔ کیونکہ تیرا دل گوارا کرتا ہے کہ تو لباس فاخر پہنے۔ اور بنی اسرائیل سردی میں اکڑیں۔ تو بھی ان ہی جیسا ایک آدمی ہے۔ یہ لوگ کوڑی کوڑی کو محتاج ہیں اور تو بے انتہا دولت کا مالک بنا بیٹھا ہے۔ کیا تجکو خدا کی بے نیازی اور زمانے کے انقلاب سے کبھی خوف نہیں آتا کہ دم کے دم میں بادشاہ سے بھیک منگوا دے اور ایک پل میں غریب کو امیر کبیر بنا دے۔ تو خدا کے احسان کا کیا شکر ادا کرتا ہے۔ نہ کسی بھوکے کو کھلاتا اور نہ کسی ننگے کا تن بدن ڈھانکتا۔ لیکن قارون کو تو دولت کی محبت ایسی چڑ گئی تھی کہ وہ دینے دلانے کے نام سے بھاگتا تھا۔ بنی اسرائیل کے دل قارون کی دولت دیکھ کر بے طرح للچاتے تھے حضرت موسیٰ ان کو بھی سمجھاتے کہ جس دولت میں خیر نہیں وہ آفت ہے۔ اور جس مال میں زکوٰۃ نہیں وہ وبال ہے خدا دولت دے تو اسکے ساتھ خیرات کی توفیق بھی دے۔ خدا نے جس کو جتنا دیا ہے اُس سے اُسی قدر کا مواخذہ ہوگا۔ دنیا کی دولت ہرگز قدر کرنے کے لائق نہیں۔ کس کی ثبات ہے کہ عاقبت کا محاسبہ اپنے سر پر لے اور جوابدہی میں پڑے اور قارون کو تم لوگ کچھ آسودہ حال جانتے ہوگے میں تو اسکو مبتلائے آفت سمجھتا ہوں۔ اور تم دیکھ لینا اس کا کیا انجام ہوتا ہے یہ کہنا تھا اور خدا کی قدرت قارون مع اسکا گنج و دولت سب کچھ خود زمین میں ایسا دھس گیا کہ پتہ نہ لگا ●

مذہب کے ضروری احکام

یقین جانو اور دل سے اقرار کرو کہ خدا ایک ہے جس نے زمین آسمان اور تمام دنیا کو پیدا کیا وہی مارتا اور پیدا کرتا اور وہی جلاتا ہے اُسکو فنا نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ موجود ہے۔ اگلی پچھلی کوئی بات اُس سے مخفی نہیں۔ وہ دلوں کے ارادے اور منصوبے سب جانتا ہے ہر جگہ ہے۔ سب کی سنتا اور سب کو دیکھتا ہے بے اُسکے رحم کے پناہ نہیں اور اُسکے قہر کی پناہ نہیں

(۱) الٹ پلٹ (۲) بڑا (۳) جو شرع کی رو سے چالیسواں حصہ مال کا نام خدا پر سالانہ دیا جاتا ہے (۴) بلا آفت (۵) حساب

(۶) خزانہ (۷) موت (۸) چھپی ●

کا سامان ہے تو اس چند روزہ آرام پر پھولنا نہیں چاہیے۔ اور اگر تکلیف کا سامنا ہے تو اس چند روزہ رنج پر بے قرار ہونا نہیں چاہیے۔ مذہب کے اعتبار سے اگر نظر کیجائے تو تمام دُنیا خدا اور خدا کے حکموں سے غافل ہے ہم سب لوگ دنیا میں ایسا سامان جمع کرتے ہیں کہ گویا ہمیشہ دنیا ہی میں رہیں گے۔ ہمارا تمام رات دن دنیا کی فکر میں گذرتا ہے اور کوئی لمحہ ایسا نہیں کہ ہم دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوں اور عاقبت کا خیال کریں۔ موت سے زیادہ ہم کو نصیحت کرنیوالا نہیں ملیگا۔ ہر روز دیکھتے ہیں کہ بادشاہ عالم عقلمند فقیر دولتمند۔ لڑکے جوان بڈھے مرتے چلے جاتے ہیں اور کس بلا کی غفلت ہے کہ ہم پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ مرنے کے بعد مال۔ اولاد۔ دوست آشنا کسی سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا پس دُنیا کے تعلقات جیتے جی کے تعلقات ہیں اور پھر ہم اپنی عمر ان ہی تعلقات چند روزہ میں ضائع کرتے ہیں۔ آدم کی اولاد خدا کی نافرمانی میں اپنے پہلے باپ آدم سے بہت زیادہ ہے۔ آدم نے صرف ایک حکم خدا کا نہ مانا اور جنت سے نکالا گیا اور ہم ہر روز خدا کے صدہا حکم نہیں مانتے اور افسوس ہے کہ نہ جنت کی طمع[1] رکھتے اور نہ دوزخ سے ڈرتے۔ آدم کی نسل نے بجائے تمام خدا کی طرف توجہ کی بھی تو اپنی خواہشوں کو دخل دیا۔ جو حکم اپنے مطلب کا سمجھا مانا اور جو حکم خلاف خواہش ہوا اُس سے انحراف[2] کیا ؛

اس طور پر شروع سے مذہب کا اختلاف پیدا ہوا اور آدم کی نسل کے ساتھ اختلاف مذہب بڑھتا اور پھیلتا گیا۔ اب ہزاروں مذہب دنیا میں ہیں بلکہ شاید ہر شخص اپنا خاص مذہب اور خاص عقیدہ رکھتا ہے۔ ہر ایک مذہب والا دوسرے مذہب کو ناحق اور غلط جانتا ہے اور اُسکے ماننے والوں کو کافر اور دوزخی کہتا ہے۔ لوگوں نے بڑی بڑی کوششیں کی ہیں کہ دنیا میں ایک مذہب رہے لیکن برخلاف اُس کوشش کے اختلاف مذہب روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے اگر دنیا کے تمام مذہبوں کی تشریح اور اُنکے عقائد کی توضیح[3] کیجائے تو ایک دفتر درکار ہے عام اور مشہور مذہب جو ہندوستان میں ہیں پانچ ہیں۔ ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی۔ یہودی

(۱) لالچ (۲) جدائی۔ علیحدگی (۳) ظاہر کرنا ؛

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نے اُنھوں سے کہا کہ دیکھنے لگو اور وہ دیکھنے لگے۔ لنگڑے لولوں کو حکم دیا کہ چلو پھرو اور وہ چلنے پھرنے لگے۔ مُردوں سے فرمایا کہ جی اُٹھو اور وہ جی اُٹھے۔ لیکن آدمی اس طرح کا ضدی مخلوق ہے کہ اپنی ضد پہ آئے تو آنکھوں دیکھی بات کو جھٹلائے۔ انجام یہ ہوا کہ یہودیوں نے اُنکو اپنے پنڈار میں سولی دیدی مگر یہ بات تھی کہ خدا نے اُنکو اپنے پاس بلا لیا اور یہودیوں کو دھوکا ہوا جتنی قسم کے انگریز ہیں سب ان ہی کی اُمّت ہیں اور انہی کے نام پر عیسائی کہلاتے ہیں حضرۃ عیسٰے دنیا میں تھوڑے دن رہے یعنی کوئی تیس برس کی عمر تک لیکن جتنے دن رہے درویشانہ زندگی کرتے رہے نہ جورو کی نہ رہنے کو گھر بنایا۔ عیسائی اُنکی تعظیم میں یہانتک مبالغہ کرتے ہیں کہ خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں مگر یہ بات کچھ سمجھ میں آنے کی نہیں۔ وہ دوسرے آدمیوں کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہوئے دوسرے آدمیوں کی طرح کھاتے پیتے سوتے جاگتے تھے اور دوسرے آدمیوں کیطرح عاجز و بے اختیار تھے اور یہی بندہ ہونے کی شناخت ہے اور یوں پیرِ من خس است اعتقادِ من بس است کا تو کچھ جواب نہیں لیکن ہندوں کو تُمنے سے مشرک اور بت پرست کہو گے۔ دین و مذہب کی تو کہی نہیں جاتی مگر دنیا کے اعتبار سے تو حضرۃ عیسٰی کی اُمت کو آج ایسا عروج ہے کہ گویا تمام روئے زمین پر سلطنت کر رہے ہیں۔ اور سلطنت بھی کر رہے ہیں تو لیاقۃ اور ہنرمندی کے بل پر۔ بیشک ہم مسلمانوں اور انگریزوں میں مذہبی اختلاف تو ہے مگر اتنا کہ ہم میں اور ہندوؤں میں لیکن آخر ہم ہندوؤں میں رہتے اُنسے ملتے جلتے اور اُنکے ساتھ راہ و رسم رکھتے تو انگریزوں کے ساتھ بدرجہ اولیٰ ہمکو دنیاوی ارتباط رکھنا چاہئے۔ اور اسی میں ہمارا فائدہ ہے کیونکہ دریا میں رہنا اور مگر مچھ سے بیر۔ نبھ نہیں سکتا اور ہمکو مفلس اور محتاج لوگوں کی نظروں میں خوار و ذلیل کرکے نبھا بھی تو کیا نبھا +

محمد صلے اللہ علیہ وسلم

یہ ہم مسلمانوں کے پیغمبر ہیں اور ہم لوگونکا عقیدہ یہ ہے کہ انپر پیغمبری کا خاتمہ ہو گیا یعنے اب تا قیامت کوئی پیغمبر نہیں ہو گا۔ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کا حال تم پڑھ چکے ہو۔ انکی دو بیبیاں تھیں۔ ایک کا نام سارہ جن کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام تھے۔ دوسری کا نام ہاجرہ۔ ان سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ دونو سوکنوں کی جیسا کہ دستور ہے ایک دوسرے سے بنتی نہ تھی۔ حضرت ابراہیم نے سارہ اور اسحاق کو تو اپنے وطن ملک شام میں چھوڑا اور

(۱) خیال (۲) فقیرانہ (۳) بڑائی کرنا (۴) زیادتی کسی چیز کی تعریف کو حد سے بڑھا دینا (۵) پہچان (۶) اگرچہ میرا پیر خس یعنی تنکے کے برابر ہے مگر میرا اعتقاد کافی ہے (۷) [illegible] (۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) [illegible] (۱۱) میل جول (۱۲) [illegible] (۱۳) [illegible] جب مین کرت کہتے ہیں یعنی ایک میاں کی دوسری بی بی +

ہاجرہ اور اسمٰعیل کو ملک عرب کے شہر مکہ میں لا بسایا۔ ابراہیم کیساتھ خدا کا وعدہ تھا کہ انکی نسل میں دنیا اور دین کے بادشاہ ہونگے۔ اسمٰعیل کی نسل جو عرب میں پھیلی اُسکے حق میں وہ وعدہ یوں پورا ہوا کہ اسمٰعیل کی اولاد میں سے آں حضرۃ پیغمبر اور آخر کار دُنیا کے بادشاہ بھی ہوئے ماں کے پیٹ ہی میں تھے کہ آپ کے والد عبداللہ نے اور جب دو برس کے تھے کہ آپ کی والدہ آمنہ نے انتقال فرمایا۔ یتیم رہجانے کیوجہ سے دادا عبدالمطلب نے انکو اپنے کنار عاطفت میں لیا جب انکا سایہ بھی سر پر سے اٹھ گیا تو چچا ابوطالب مدد کرتے رہے طبیعۃ ہی خدا نے کچھ اس طرح کی دی تھی کہ بچپن میں بھی کسی قسم کی بیہودگی آپ سے سرزد نہیں ہوئی نہ لڑکوں میں کھیلتے نہ بے تمیزی کیساتھ ہنستے۔ نہ جھوٹ بولتے نہ کوئی فحش کلمہ زبان سے نکالتے۔ نہ لڑتے نہ جھگڑتے۔ نہ بزرگوں کی نافرمانی کرتے۔ عمر کیساتھ نیکی اور بردباری اور ہمدردی اور فائدہ رسانی اور خدا ترسی کی عادتیں ترقی پکڑتی گئیں یہانتک کہ راستی اور دیانتداری اور معاملہ فہمی میں ضرب المثل ہوگئے۔ خدیجۃ الکبریٰ ایک بڑی مالدار بی بی تھیں مگر ازبسکہ بیوہ اور لاولد تھیں کارندوں کے ذریعہ سے تجارت کیا کرتی تھیں اُنہوں نے آں حضرۃ کی عقل و دیانت کی بہت کچھ تعریف سُنی تھی آپکو قافلہ سالار بنا کر شام کیطرف روانہ کیا انکی ہوشیاری اور دیانتداری کیوجہ سے تجارت میں عظیم فائدہ ہوا۔ فائدے کے علاوہ قافلہ والوں نے جو حالات سفر میں دیکھے تھے بیان کئے خدیجۃ الکبریٰ کے دل میں عقیدت پیدا ہوئی اور آخر کار اُنھوں نے خود درخواست کر کے آں حضرۃ کیساتھ اپنا نکاح پڑھوا لیا اُسوقت آں حضرۃ کی عمر پچیس اور بی بی خدیجۃ الکبریٰ کی چالیس برس کی تھی عمر کے اس حصہ میں آں حضرۃ کا یہ حال تھا کہ مکہ کے باہر شہر سے ذرا فاصلہ پر غار حرا میں اکیلے شبانہ روز مصروف عبادت الٰہی رہتے اور مہینے سوا مہینے میں کبھی گھر بھی آنکلتے شدہ شدہ یہ نوبت پہنچی کہ درخت اور پتھر آپکو سلام کرنے لگے اور فرشتے دکھائی دینے لگے پیغمبر صاحب یہ کیفیت دیکھ کر ڈرے اور بی بی خدیجہ سے سب حقیقت بیان کی۔ اُسوقت آں حضرۃ کو یہ شبہ گذرا کہ کہیں مجھکو خلل دماغ تو نہیں ہوگیا کہ میں نئی نئی آوازیں سنتا اور عجیب عجیب شکلیں دیکھتا ہوں بی بی خدیجہ نے آں حضرۃ کی تشفی کی اور کہا کہ تم بیواؤں اور یتیموں پر رحم کرتے ہو۔ غریبوں کے دستگیر ہو۔ حاجتمندوں کے مددگار ممکن نہیں کہ خدا تم جیسے نیک بندے کو ضائع ہونے دے چلو میں تمکو اپنے بھائی نوفل کے بیٹے ورقہ پاس لیچلوں وہ آسمانی کتابیں بہت پڑھا کرتا ہے وہ ضرور تمہاری اس مشکل کو حل کریگا ورقہ نے سب حال سنکر کہا کہ کتابوں میں مدتوں سے ایک پیغمبر

(۱) مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ابھی تک (۳) [illegible] مرجانا مراد ہے جبکہ لڑکپن میں باپ مرجائے (۵) گود (۶) مہربانی (۷) بیہودہ بات (۸) خدا سے ڈرنا (۹) سچائی (۱۰) بات کو سمجھنا (۱۱) بے اولاد (۱۲) سوداگری (۱۳) سردار (۱۴) ایک ملک کا نام ہے (۱۵) بڑا (۱۶) ایک غار کا نام ہے (۱۷) مشغول۔ (۱۸) رفتہ رفتہ (۱۹) دلاسا

ایسی زبردست سلطنت قائم کی کہ ابھی تک اُسکی یادگار باقی ہے۔ یہ ایسا بڑا وسیع مضمون ہے کہ اس پر جلدیں کی جلدیں لکھی جا سکتی ہیں مگر میں تم کو پیغمبر صاحب کی چند باتیں سُنانی چاہتا ہوں تا کہ تم کو معلوم ہو کہ وہ کیسے بزرگ شخص تھے۔ اُنھوں نے جیسی جیسی تکلیفیں دین اسلام کے قائم کرنے اور رواج دینے میں برداشت کیں اُن ہی کا کام تھا۔ ورنہ کوئی بندۂ بشر ایسی مصیبتوں میں ثابت قدم نہیں رہ سکتا۔ اُن کو کافروں نے ہر طرح کے دنیاوی لالچ دیئے۔ ڈرایا۔ دھمکایا۔ گالیاں دیں مارا اُن کا کھانا پانی بند کیا۔ دیس نکالا دیا کہ مذہبی چھیڑ چھاڑ موقوف کریں مگر چونکہ وہ سچے پیغمبر تھے۔ اُن کو اپنے فرضِ پیغمبری کے ادا کرنے سے کوئی چیز نہ روک سکتی تھی اور نہ روک سکی۔ کافر مارے عداوت کے راہ میں کانٹے بچھا دیتے تھے کہ صبح سویرے نماز کے لئے خانہ کعبہ میں آتے ہیں پانوں میں چبھیں۔ ایک روز آپ حرم کعبہ میں مصروفِ نماز تھے۔ ایک کافر نے اُونٹ کی اوجھڑی گردنِ مبارک پر لا کر ڈال دی۔ آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو کسی طرح معلوم ہوا۔ انھوں نے وہ بوجھ جا کر اُتارا۔ ایک بیہودہ بے تمیز نے ہاتھا پائی کرتے کرتے گلے میں چادر ڈال اُس کو اس زور سے اینٹھا کہ حضرت ابوبکرؓ اتفاق سے عین وقت پر پہنچ کر نہ چھڑائیں تو خدا جانے دشمنوں کا کیا سے کیا ہو جائے۔ جب کافر اپنی سب تدبیریں کر کے ہارے تو آخر یہ قرار پایا کہ یہ شخص ہمارے دیوتاؤں اور بتوں اور بزرگوں کی توہین سے باز نہیں آتا اور آدمی ہے جتھے اور کنبے کا اگر یوں کوئی اسکو مار ڈالنا چاہے تو لوگ اسکے رشتہ دار بھی مذہبی مخالفت کیوجہ سے اس سے ناخوش ہیں مگر اپنے عزیز کے خون پر تو خاک ڈالنے والے نہیں بہتر ہے کہ کئی قبیلوں کے آدمی ایک ساتھ رات کیوقت گھر میں کود کر اکیلے سوتے پر حملہ کر کے مار ڈالیں۔ اس کے رشتہ دار چار و ناچار خون بہا لینا قبول کریں گے اُس کا ادا کرنا اس سے تو آسان ہے کہ ہمارے مذہب کی بیخ کنی کیجائے خدا نے آں حضرت کو اس منصوبے کی خبر دی۔ اور آپ اپنے چچازاد بھائی حضرت علیؓ کو جو بعد کو حضرت فاطمہؓ کے ساتھ بیاہ کر کے آپ کے داماد بھی ہوئے اپنی جگہ سُلا حضرت ابوبکر کو جو شروع سے آپکے جان نثار

(۱) کشادہ (۲) آدمی (۳) یعنی ٹھیر نہیں سکتا (۴) حضرت کے خلیفہ اول (۵) حقیر کرنا۔ ذلیل کرنا (۶) بدرجہ مجبوری +

(۷) خون کا تاوان یعنی بدلا (۸) جڑ کھودنا (۹) تدبیر +

[illegible]

[illegible] محمد نذیر حسین تاجر [illegible] بازار دریبہ [illegible]

[illegible] کی قسمت کا فیصلہ ۸ر
[illegible] خاں و نواب محسن الملک
[illegible] صاحب کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] شامل ہیں +
[illegible] قیمت ... ۲ر
[illegible] مولانا [illegible] شبلی نعمانی
[illegible] العلوم علیگڈھ +
آثار [illegible] قیمت ۲ر
[illegible] اکبر شاہ [illegible]
[illegible] لکچر قیمت ۲ر
[illegible] سکرٹری
[illegible] +
[illegible] قیمت ... ۸ر
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام
[illegible] کتاب ہے +
[illegible] عیار حصہ اول [illegible]
[illegible] پاک [illegible]
[illegible] کہانی [illegible] ہے۔
تاریخ [illegible] قیمت ... ۵ر
[illegible]
[illegible] الزمان [illegible]
[illegible] شاہزادہ
[illegible] +
جنرل گارڈن قیمت ۔ ۳ر
[illegible] سوانح عمری جنرل گارڈن مصنفہ
[illegible] کرامت اللہ صاحب +
[illegible] نادری ۔ قیمت ۔ ۶ر
[illegible] سوانح عمری نادر شاہ ایرانی کی [illegible]
[illegible] مصنفہ مولوی محمد [illegible]
ابو الفضل علامہ کی سوانح عمری ۲ر
مصنفہ مولوی غلام الثقلین صاحب
[illegible] قیمت ... ۴ر
[illegible] مصنفہ [illegible]

تذکرۃ الحسین ۔ قیمت ۔ ۴ر
یعنی ابو عبد اللہ سید الشہدا الحسین
ابن علی علیہ السلام کی سوانح عمری
مصنفہ سید اقبال علی خاں بہادر
اسلام اور اسکا بانی ترجمہ
لکچر ثانی ۔ قیمت ... ۳ر
منجملہ سلسلہ لکچرہائے انسٹیٹیوٹ و [illegible]
روم [illegible] رسالہ [illegible]
مرحوم المعروف [illegible]
مشاہیر [illegible]
عبد العزیز خاں صاحب [illegible] انگریزی سے ترجمہ کیا
یادگار شرر نظم ۔ قیمت ۔ ۵ر
مصنفہ منشی محمد [illegible] صاحب شرر
تلمیذ نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی
عطر فلسفہ حصہ اول ۵ر
اردو زبان کی پہلی قابل قدر فلسفہ
کی کتاب جسمیں صرف فلسفہ ہی
کے اصول پر بحث کی گئی ہے +
مسلمانوں کی گزشتہ تعلیم ۸ر
مسلمانوں کے علوم و فنون حاصل
کرنے کا بیان اور ان علوم کی دیگر اقوام
کو تعلیم و اشاعت کا تذکرہ مصنفہ
مولانا شبلی نعمانی ۔
مسدس سعید نظم قیمت ۲ر
جسمیں ہندوستان کی زراعت کی
خرابی اور عورتوں کا ذکر ہے مصنفہ
چودھری سعید الدین حسن +
صداقت اسلام قیمت ار
یعنی اسلام کے محاسن کی نسبت محمد
الگزنڈر اسل وب صاحب کا لکچر مترجمہ
مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب ۔
مرقع اسلام ۔ قیمت ... ۴ر
اسلام کی ابتدائی حالت و ترقی و تنزل
مراسم العرب ۔ قیمت ۲ر
قبل از اسلام حالات و عادات عرب

برکات الاسلام قیمت ۲ر
مصنفہ مولوی سید محمد حسین [illegible]
[illegible] ۔ دین اسلام کے فروغ کا ثبوت
ناصح ۔ قیمت ... ۲ر
مرقعہ عبرت نظم ۔ قیمت ۲ر
مصنفہ مولوی محمد اسمعیل [illegible]
مخمس سلیم ۔ قیمت ... ۴ر
مولوی محمد وحید الدین صاحب سلیم کا
ترکیب بند شکوہ ہند پر لگایا ہے
مسدس حسرت ۔ قیمت ار
جو اپریل [illegible] کو لاہور میں بموقع
تشریف آوری [illegible] سرسید احمد خاں
صاحب پڑھا گیا تھا +
دلچسپ لکچر ۔ قیمت ... ار
لندن کے گرجا میں ایک فاضل اور
انصاف پسند ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر نے
مذہب اسلام کے حق ہونے پر یہ لکچر دیا ہے
لکچر امام غزالی ۔ قیمت ۶ر
رسالہ المنقذ من الضلال ہے حافظ محمد
انور علی صاحب نے ترجمہ کیا +
خیالات آزاد ۔ قیمت ۔ [illegible]
یعنی مولانا آزاد کی ڈکشنری ۔ مؤلفہ
سید محمد عبد الغفور صاحب شہباز
آہ بیوگان نظم ۔ قیمت ۲ر
بیوہ عورتوں کی پر درد رام کہانی
اور درد دل کا اظہار مصنفہ قمر الدین [illegible]
مخمس مجید ۔ قیمت ... ۴ر
شکوہ ہند پر ترکیب بند محمد عبد المجید
وکیل لاہوری نے قابل دید لکھا ہے
صبح امید مع مسدس قومی ۲ر
مصنفہ مولانا شبلی نعمانی در حالات [illegible]
سوز و گداز یعنی حسن شام [illegible] ۶ر
منشی محمد ظہیر حسن صاحب شوق نے [illegible] نظم
میں عاشقانہ طرز پر نہایت عمدہ تحریر
کیا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے

تعبیر خواب و فسانہ زریں [illegible]
شب وصل ۔ قیمت ... ۴ر
ایک مصیبت زدہ غریب الوطن مسافر کا
حال مصنفہ سید عاشق حسین لکھنوی
لکچر مسلمانوں کی نماز پر ۳ر
مصنفہ مولانا محمد سراج الدین صاحب
نماز ادا کرنے میں جو کیفیت حاصل ہوتی ہے
گویا خدا سے باتیں کرتی ہیں اسکو بیان کیا ہے
کتب خانہ اسکندریہ ۵ر
جس میں کتب خانہ اسکندریہ جلانے کا الزام
مسلمانوں پر [illegible] غلط ثابت کیا ہے
تہذیب الاخلاق قیمت [illegible]
علم اخلاق میں نایاب کتاب ہے مصنفہ
مولوی سید مہدی علی خاں صاحب بہادر
مسرت مصنفہ [illegible] علی صاحب ۔ ار
ایک عجیب اور قابل تعریف مضمون ہے
تہذیب ۔ عجیب نصیحت آمیز مضمون ۴ر
مصنفہ سید احمد شفیع صاحب رئیس فرید آباد
بڑھاپے کی شادی قیمت [illegible]
نوجوان بی بی اور بوڑھے خاوند کی گفتگو
مسدس حالی ۔ قیمت ... ۲ر
مصنفہ مولوی الطاف حسین حالی
مثنوی صبح عید نظم قیمت ۴ر
عاشقانہ کلام ۔ عمدہ قابل دید مضمون
دل و دانشور سخن نظم قیمت ۸ر
مصنفہ نواب محمد [illegible] خاں صاحب
رئیس [illegible] ۔ بزبان فارسی +
خلق الانسان علی ما فی القرآن ۲ر
اسمیں انسان کی پیدائش اور اسکی کس
کس چیز سے مشابہت بیان کی گئی ہے
مصنفہ مولوی سید احمد صاحب +
رسالہ فلاسفر قیمت ... ار
مصنفہ منشی نثار علی صاحب سابق ڈائرکٹر
سررشتہ تعلیم ریاست جموں و کشمیر بطور قصہ
[illegible] نانی و ڈاکٹری و وید کی [illegible]

[illegible] اردو [illegible] ۔ یہ نایاب [illegible] جس میں اپنی خوبیوں کے باعث تمام ہندوستان میں علمی اور سرکاری دفتروں میں [illegible]

تصنیفات جناب مولنا مولوی حافظ محمد نذیر احمد خاں صاحب ترمیم شدہ مع حواشی

اشتہار

رویای صادقہ

اسوقت

یہ سب سے اچھا ناول ہے جو مولوی
حافظ محمد نذیر احمد خاں صاحب نے حال میں لکھا ہے۔ اگرچہ
مولوی صاحب کے کل ناولوں رنگوں میں خوبی شان ہوتی ہے مگر اس شان کو
عجب شان سے اختیار کیا ہے۔ صادقہ ایک ربیت جس کا دماغ خدا نے ایسا بنایا ہے کہ وہ
ہمیشہ سچے خواب دیکھا کرتی ہے! دوسرا سید صادق علیگڈھ محمڈن کالج کا طالب علم فرض کیا گیا ہے
بی اے پاس۔ سید صادق متزلزل العقیدہ ہے جیسا کہ عموماً انگریزی خوان طالب علم ہوا کرتے ہیں۔
صادق و صادقہ ایک دوسرے کے ... بیاہے گئے ہیں۔ یہ حال تو منیوا الابنا رس کا ہے اور بی بی دنی کی
بی بی کے تعلق سے یہاں دلی میں رہنے لگا جہاں مذہبی خلاف کا بڑا غل ہے۔ دلی کی سوسائٹی میں سید صادق
کے مذہبی شکوک کو بہت ترقی ہوئی۔ شکوک کے ساتھ اسکو پریشانی بھی بڑھی۔ صادقہ نے ایک خواب کے ذریعہ
سے اسکے شکوک و پریشانی کو رفع کیا۔ اس ناول میں یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ سچا اسلام بالکل عقل کے مطابق ہے
اور اسمیں شکوک اور شبہات کو دخل ہو نہیں سکتا قصہ کا خلاصہ یہ ہے۔ ضمناً قصہ میں جو دوسرے مضامین
آگئے ہیں وہ ناول کے دیکھنے سے معلوم ہونگے۔ یہ ناول چھپا ہوا تیار ہے اسکی قیمت ولایتی کاغذ فی جلد [illegible]
اور دیسی کاغذ فی جلد ۱۲ ہے مطبع صدیقی دہلی سے بنام محمد نذیر حسین تاجر کتب درخواست بھیجکر
طلب فرمائیں۔ مراۃ العروس کاغذ ولایتی مطبوعہ مطبع انصاری دہلی (مضمون
خانہ داری کے بیان میں) قیمت فی جلد ۸ کاغذ دیسی ۳ بنات النعش کاغذ
ولایتی سفید چکنا ۸ کاغذ دیسی ۳ توبۃ النصوح مطبوعہ
مطبع انصاری دہلی قیمت فی جلد ...

محصنات

المشتہر - محمد نذیر حسین تاجر کتب دہلی واقع دریبۂ کلاں و مالک صدیقی پریس دہلی